عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۶ | ۱۸تا۲۶/محرم۱۴۲۱ھ مطابق ۸تا۱۵/فروری ۲۰۰۷ء | شمارہ:۶

دُنیا کی بے ثباتی

عِلمُ الطالب

صبر کا مقام

امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کیا عالم ارواح کے وعدہ کی طرح آخرت میں دنیا کی باتیں بھی بھول جائیں گی؟

س:......ایک صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کی چار دفعہ حالت بدلے گی: (۱) دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح میں اللہ سے وعدہ (۲) عالم دنیا میں قیام (۳) عالم قبر (۴) عالم آخرت جنت یا دوزخ۔ مولوی صاحب! ہم کو عالم ارواح میں اپنی روح کی موجودگی کا علم اب ہوا ہے اور جو روحوں نے اللہ سے بندگی کا وعدہ کیا اس میں ہماری روح بھی شامل تھی لیکن ہم کو تو پتہ نہ چلا، ہمیں تو اس دنیا میں بتایا گیا کہ تم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا، تو جس طرح عالم ارواح کا ہمیں احساس نہیں ہوا تو کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جزا و سزا قبر و آخرت کا ہمیں اس طرح پتہ نہ چلے جس طرح عالم ارواح میں ہمیں کچھ پتہ نہ چلا۔

ج:......عالم ارواح کی بات تو آپ کو بھول گئی لیکن دنیا کی زندگی میں جو کچھ کیا وہ نہیں بھولے گا۔

کشف والہام اور بشارت کیا ہے:

س:......کشف، الہام اور بشارت میں کیا فرق ہے؟

ج:......کشف کے معنی ہیں کسی بات یا واقعہ کا کھل جانا، الہام کے معنی ہیں دل میں کسی بات کا القا ہو جانا اور بشارت کے معنی خوشخبری کے ہیں، جیسے کوئی اچھا خواب دیکھنا۔

۲:......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کشف والہام اور بشارت ممکن ہے۔ مگر وہ شرعاً حجت نہیں اور نہ اس کے قطعی ویقینی ہونے کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے، نہ کسی کو اس کے ماننے کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

کشف یا الہام ہو سکتا ہے لیکن وہ حجت نہیں:

س:......اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے کشف کے ذریعہ خدا نے حکم دیا ہے کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ اور فلاں بات کہو، ایسے شخص کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

ج:......غیر نبی کو کشف یا الہام ہو سکتا ہے، مگر وہ حجت نہیں، نہ اس کے ذریعہ کوئی حکم ثابت ہو سکتا ہے، بلکہ اس کو شریعت کی کسوٹی پر جانچ کر دیکھا جائے گا، اگر صحیح ہو تو قبول کیا جائے گا ورنہ رد کیا جائے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ وہ (مدعی کشف والہام) سنت نبوی کا متبع اور شریعت کا پابند ہو۔ اگر کوئی شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلتا ہو تو اس کا کشف والہام کا دعویٰ شیطانی مکر ہے۔

غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات:

س:......میری تمام برادری غیر مسلم ہے اور میں الحمدللہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں، حنفی مسلک کی رو سے مستند حوالہ جات سے فرمایئے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، رشتہ داری، لین دین ہونا چاہئے کہ نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے ان لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے یہ بھی بتایئے کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے؟ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے، بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ کیا مذہبی فرق کے ناتے سے جو گالیاں یا بددعائیں مجھے پڑتی ہیں، کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

ج:......والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے، لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، بلکہ وہ اس طرز عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۶ ۱۸تا۲۴/محرم الحرام ۱۴۲۷ھ مطابق ۹تا۱۵/فروری ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر محمد انور رانا — لے آؤٹ محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

قادیانیت کا سد باب! حکومت کی آئینی ذمہ داری	اداریہ	۴
تعلیم الطالب	مولانا اشرف علی تھانویؒ	۶
صبر کا مقام	مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی	۱۱
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	بابو شفقت قریشی سہام	۱۶
قادیانی نظریات! حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	۱۸
دنیا کی بے ثباتی	فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ	۲۰
حکمت و نصیحت	علامہ ابن الجوزیؒ	۲۳
خبروں پر ایک نظر		۲۵

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۱۹۰ مریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت کا سدباب......حکومت کی آئینی ذمہ داری

موجودہ حالات میں قادیانیوں کی کوشش ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ قادیانی ’دل سے اس بات کے خواہاں ہیں اور اسے عملی شکل دینے کے لئے کوشاں ہیں کہ مسلمانوں پر عائد کئے گئے دہشت گردی کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات سچ ثابت ہو جائیں‘ مدارس کو دہشت گردی کا اڈا ثابت کر دیا جائے‘ مسلم تنظیموں پر پابندی عائد ہو جائے اور قادیانیوں کو کھل کھیلنے اور دنیا کو اسلام کے نام پر گمراہ کرنے کا پورا موقع مل جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ تمام حربے استعمال کر رہے ہیں۔ ان اوچھے ہتھکنڈوں کے استعمال کے ذریعہ وہ اپنی غلط سوچ کو دنیا کے سامنے درست ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے باطل عقائد ونظریات کی ترویج واشاعت کی کھلی چھٹی چاہتے ہیں۔

لیکن نتیجہ اس کے قطعی برعکس نکل رہا ہے۔ دنیا بھر میں قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے۔ قادیانیوں کے باطل عقائد ونظریات پر اب کوئی تھوکنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ قادیانی سرگرمیاں محدود ہوتی چلی جارہی ہیں۔ دنیا‘ قادیانیت کو اسلام باور کرنے سے انکار کر چکی ہے‘ بلکہ اسے ایک اسلام دشمن تحریک خیال کرتی ہے۔ کرپشن کے الزامات میں سرکردہ قادیانیوں کی گرفتاری اور ان سے ملک کو پہنچنے والے کروڑوں روپے ماہانہ کے نقصانات کی خبریں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں‘ قادیانیوں کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ثبوت اور دہشت گردی کے آلات اور ناجائز اسلحہ سمیت گرفتاری کے واقعات اخبارات و رسائل کی زینت بن چکے ہیں‘ اور انہی اخبارات وجرائد کے مطابق اسلام دشمن ممالک کی خفیہ ایجنسیوں سے قادیانیوں کے روابط کا پردہ چاک ہو چکا ہے اور گرفتار ہونے والے قادیانی‘ اسلام دشمن ممالک کے ایجنٹ ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں۔

اس صورتحال میں قادیانی جماعت کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے‘ اور یہ ظاہر ہے کہ چاند پر تھوکا خود اپنے منہ پر آتا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں قادیانیوں کو ان کے آقاؤں سے ورثے میں ملی ہیں۔ قادیانیوں کے دہشت گردوں سے روابط کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ یہ ٹولہ شروع ہی سے اسلام اور ملک کا غدار رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس ٹولہ کی وجہ سے ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ دہشت گردی کے عالمی سرپرستوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خاتمے کی سازش میں قادیانیوں کو اہم ترین مہرے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ مغربی ممالک کی انسانی حقوق کے حوالے سے جاری شدہ تمام رپورٹوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کردہ غلط اور بے بنیاد ریمارکس کی مکمل ذمہ داری بھی قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے‘ کیونکہ قادیانیوں کے بدنام زمانہ نمائندوں اور وکلاء نے ان مغربی ممالک کے کارپردازوں سے مل کر انہیں اسلام‘ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف بے جا الزامات عائد کرنے پر اکسایا ہے۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں کو لگام دینا جہاں مسلم عوام‘ علمائے کرام اور دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے وہاں ان سب سے بڑھ کر حکومت وقت پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اسلام دشمن قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں کا مکمل سدباب کرے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ کسی قیمت پر قادیانیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کی اجازت نہ دے‘ انہیں ملک کے خلاف غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈے سے روکے‘ پاکستانی سفارت خانے امریکا‘ برطانیہ‘ کینیڈا‘ جرمنی اور دیگر ممالک میں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹی رپورٹوں اور ان کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرنے کی قادیانیوں کی کوششوں کا سفارتی سطح پر سدباب کریں اور ان ممالک کی حکومتوں پر اصل صورتحال واضح کریں‘ جن قادیانیوں نے دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہے‘ حکومت انہیں عبرتناک سزائیں دے‘ میڈیا کے ذریعہ قادیانیوں کی اسلام‘ مسلمانوں اور وطن عزیز کے خلاف ہرزہ سرائی کا منہ توڑ جواب دیا جائے اور دنیا کے سامنے قادیانیوں کے مکروہ

چہرے سے نقاب کشائی کر کے انہیں اسلام‘ پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف غلط رپورٹوں کی ترویج واشاعت سے حکومتی سطح پر روکا جائے۔ حکومت پاکستان کو اپنی اس آئینی وقانونی ذمہ داری اور اپنے اوپر عائد ہونے والے اس آئینی فریضہ کو ادا کرنا چاہئے اور اس کی انجام دہی کے سلسلے میں کوئی رورعایت نہیں کرنی چاہئے۔

مشترکہ لائحہ عمل کی ضرورت

اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کو جس امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے‘ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ان کی کوئی مرکزیت نہیں ہے۔ ماضی میں جب ملائیشیا کے سابق وزیراعظم مہاتیر محمد نے یہودیوں کے بارے میں بعض ریمارکس دیئے تھے تو پوری دنیا میں ان کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا ہوگیا تھا۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ یہودیوں کی ایک مرکزیت ہے‘ وہ امریکا اور دیگر ممالک میں اہم ترین مناصب پر فائز ہیں‘ وہ ان ممالک کی معیشت پر قابض ہیں‘ لیکن جب بات یہودی مفادات کی آتی ہے تو یہ تمام یہودی اپنی یہودی قوم اور اسرائیل کے وفادار پہلے ہوتے ہیں اور اپنے ممالک کے وفادار بعد میں‘ یہی وہ چیز ہے جو انہیں ہر مقام پر یہودیوں کو فائدہ پہنچانے پر اکساتی ہے اور مسلمانوں کو ہر مقام پر زک پہنچانے پر ابھارتی ہے۔

کچھ یہی صورتحال قادیانیوں کی بھی ہے‘ وہ پاکستان میں اہم ترین مناصب پر فائز ہیں اور ان کی مختلف کمپنیاں ملک میں معیشت کو اپنے قابو میں رکھنے کے لئے کام کررہی ہیں۔ قادیانی بھی عام قادیانیوں اور بالخصوص اپنی قادیانی جماعت کے وفادار پہلے ہیں‘ اور ملکی وفاداری کا تصور تو ان کے یہاں سرے سے پایا ہی نہیں جاتا‘ جو کچھ ان کا سربراہ ان کے کانوں میں انڈیلتا ہے‘ وہ اس پر سحرزدہ معمول کی طرح عمل کرتے ہیں۔

قادیانیوں اور یہودیوں کو ان کی اسلام دشمن پالیسیوں سے روکنے اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلم ممالک ان کے خلاف کوئی مشترکہ لائحہ عمل طے کریں اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہوں‘ بصورت دیگر قادیانیت اور یہودیت کا فتنہ ان کے خلاف اپنی شرانگیز مہم میں کامیاب ہوجائے گا‘ جو کسی بھی طور مسلمانوں کے مفاد میں نہیں ہوگا‘ اس لئے مسلمانوں کو اپنی پالیسی جلد از جلد طے کرلینی چاہئے۔

حضرت ڈاکٹر محمد صابر صاحب کی علالت

سلسلہ تھانوی کے شیخ طریقت اور حضرت اقدس حاجی محمد فاروق صاحبؒ (سکھر) کے جانشین وخلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر محمد صابر مدظلہ العالی شدید علیل ہیں اور کراچی میں سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ان کے احباب ومریدین کو مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

تعلیم الطالب

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

تعلیمات سے متعلق عقائد:

(۱) تقدیر کے مسئلہ پر کبھی غور نہ کرو اور نہ بحث کرو اس کا انجام گمراہی ہے۔

(۲) اللہ کی ذات صفات پر سیدھا سادہ یقین رکھو اپنے علم یا عقل کے زور سے اس میں باریکیاں اور نکتے مت نکالو۔

(۳) جو بات دین کی اپنی سمجھ میں نہ آئے اپنی سمجھ کا قصور سمجھو دین میں شبہ مت ڈالو۔

(۴) بعضے بزرگوں کی تقریر یا تحریر میں بعضی باتیں خلاف شرع معلوم ہوتی ہیں اپنا عقیدہ موافق شرع کے رکھو مگر ان بزرگوں کو برا مت سمجھو اور یوں سمجھو کہ ان کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

(۵) اگر شیطان کسی عقیدے میں وسوسہ ڈالے لاحول پڑھ کر اسے دفعہ کرو زیادہ اس کے پیچھے مت پڑو اور جو وہ دل سے نہ نکلے تو کسی صوفی عالم سے ذکر کرو اگر اس کے جواب سے بھی تشفی نہ ہو تو اس وقت اپنے دل میں کہہ لو کہ میں بلا دلیل و تصدیق کرتا ہوں اس طریقہ سے شیطان بالکل عاجز اور دفع ہو جاتا ہے۔

بزرگوں کے متعلق تعلیمات:

(۶) بزرگوں کا اتباع سلامتی کا طریق ہے اور خود رائی میں خرابی کا خوف ہے پس طریق ظاہر میں عالم کو مذہب حنفی کا اور عامی کو کسی حنفی عالم کا طریق باطن میں کسی شیخ کامل کا اتباع مناسب ہے بلکہ کوئی دنیا یا دین کا بدون اس کی اجازت سے نہ کرنا چاہئے۔ اگر کوئی عالم یا درویش کھلم کھلا خلاف شرع بتلانے لگے اس امر میں اس کا کہنا نہ مانو۔

(۷) جو بات شرع میں بتلائی نہیں گئی اس کی تحقیق ہرگز مت کرو مثلاً یہ کہ قبر میں عذاب کس طرح ہوتا ہے یا روح کیسی ہے علی ہذا القیاس۔

(۸) صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی کا لفظ ہرگز نہ کہو ایسی حکایتیں کہو نہ سنو جس میں ان پر اعتراض آتا ہو۔

(۹) جو شخص درویش وضع رکھے مگر شریعت کے خلاف ہو ہرگز اس سے نہ اعتقاد رکھو نہ اس کے پاس بیٹھو اگرچہ اسے کشف کرامت بھی ظاہر ہو البتہ بلا ضرورت کسی کو برا نہ کہو۔

(۱۰) کسی کا نام لے کر کافر یا ملعون وغیرہ مت کہو ہاں جن کو اللہ اور رسولؐ نے کافر کہا ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۱۱) کسی بزرگ سے یہ اعتقاد مت رکھو کہ ہمارے سب حال کی ان کو خبر ہے نہ کسی نجومی وغیرہ سے غیب کی خبریں دریافت کرو۔

(۱۲) بجز حق تعالیٰ کے کسی کو نفع و نقصان کا مختار نہ سمجھو نہ کسی سے مرادیں مانگو۔

(۱۳) کسی بزرگ کے نام منت مت مانو، البتہ یہ درست ہے کہ یا اللہ میرا فلاں کام ہو جائے تو اس قدر نقد یا طعام مساکین کو تقسیم کر کے تیرے فلاں بندۂ مقبول کو ثواب بخشوں گا اور بہتر تو یہ ہے کہ بالکل منت ہی نہ مانے جو نیک کام کرنا ہو بلا منت ہی کرے۔ آج کل قبروں پر جو عرس ہوتا ہے اس میں بہت سی باتیں خلاف شرع ہوگئی ہیں اس میں شرکت درست نہیں۔

تعلیمات متعلق رسوم:

(۱۴) تیجا، دسواں، بیسواں وغیرہ آج کل محض رسم و تفاخر کے طور پر رہ گیا ہے اور عوام کے عقیدے میں بھی ضرور فساد ہے اس لئے قطعاً موقوف کرنا چاہئے بلا قید جو کچھ بھی میسر ہو اس سے مردے کی دستگیری کرنا چاہئے۔

(۱۵) اکثر تقریبات اور شادیوں میں محض نام آوری اور خوف طعن و تشنیع سے اپنی وسعت سے زائد اسراف کیا جاتا ہے یہ بالکل حرام ہے اور بعض رسمیں تو ایمان کی تاریک کرنے والی ہیں۔ بلا قید کسی رسم کے سیدھا سادا نکاح مناسب خرچ کے ساتھ کرنا چاہئے۔

(۱۶) جو رشتہ دار شرعاً محرم نہیں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی یا بہنوئی یا دیور وغیرہ جوان عورت کو ان کے روبرو آنا اور بے تکلف باتیں کرنا ہرگز نہ چاہئے، جو مکان کی تنگی یا ہر وقت کی آمد و رفت کی وجہ سے گہرا پردہ نہ ہو سکے تو سر سے

پاؤں تک تمام بدن کسی میلی چادر سے ڈھانک کر شرم ولحاظ سے بقدر ورت روبرو آ جائے اور کلائی و بازو اور سر کے بال اور پنڈلی ان سب کا مظاہرہ کرنا حرام ہے' اسی طرح ان لوگوں کے روبرو عطر لگا کر عورت کو آنا جائز نہیں نہ بجتا ہوا زیور پہنے۔

(۱۷) بیوہ کے نکاح کو عیب سمجھنا یا اس پر طعن و تشنیع کرنا قریب بکفر ہے۔

(۱۸) راگ اور باجے سے دل سیاہ اور تباہ ہو جاتا ہے اسے ہرگز مت سنو۔

(۱۹) مردہ پر چلا کر رونا بین کرنا حرام ہے بلکہ جس مجلس میں ایسا ہوتا ہو وہاں شریک بھی مت ہو اور اگر پھنس ہی جاؤ تو زبان سے منع کرو اور اگر منع نہ کر سکو یا کوئی مانے نہیں تو تم خود وہاں سے اٹھ کر دور جا بیٹھو اور دل میں نفرت رکھو۔

(۲۰) شہادت کا بیان یا مرثیہ کی مجلس میں بہت امور خلاف شرع ہیں' کبھی شریک مت ہو اور اسی طرح مجالس میلاد میں لوگوں نے بہت زیادتی کر لی ہے۔

تعلیمات وضع وقطع:

(۲۱) مردوں کو داڑھی منڈانا یا کتروا کر مٹھی سے کم رکھنا یا لبیں ایسے بڑھانا کہ کفار فجار سے تشبیہ ہوتا ہو یا سر بیچ میں سے کھلوانا یہ سب حرام ہے۔

(۲۲) مردوں کو ٹخنوں سے نیچے پانجامہ یا لنگی پہننا حرام ہے۔

(۲۳) پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف پشت یا منہ مت کرو۔

تعلیمات متعلق طہارت و وضو:

(۲۴) وضو میں بعض اوقات کہنی یا ایڑی وغیرہ خشک رہ جاتی ہے اس کی خوب احتیاط رکھو' استنجے کے وقت جس انگوٹھی میں اللہ اور رسول کا نام ہوا سے اتار دو۔

(۲۵) غسل خانہ میں پیشاب مت کرو۔

(۲۶) وضو میں انگوٹھی' چھلا' تنگ چوڑی کو ہلا لیا کرو تا کہ نیچے سے خشک نہ رہ جائے۔

(۲۷) دھوپ کے گرم پانی سے وضو اور غسل مت کرو۔

تعلیمات متعلق نماز:

(۲۸) نماز کا وقت تنگ مت کرو' رکوع سجدہ اچھی طرح کرو' دل لگا کر اور پابندی سے پڑھو۔

(۲۹) بچوں کو نماز پڑھاؤ اور دس برس کی عمر میں مار کر پڑھاؤ۔

(۳۰) عشاء پڑھ کر جلدی سو جاؤ تا کہ تہجد یا فجر کی نماز برباد نہ ہو۔

(۳۱) اگر اتفاقاً نماز قضا ہو جائے تو حتی الامکان جلدی پڑھو۔

(۳۲) مردوں کے لئے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا چاہئے' اور مسجد میں جا کر مسجد کا آداب ملحوظ رکھنا چاہئے' وہاں جا کر شور وغل نہ کریں' اگر کوئی چیز بدبودار تمباکو یا لہسن' پیاز' مولی وغیرہ استعمال کی ہو تو مسجد میں جانے سے پہلے خوب منہ صاف کر لے' وہاں سودا سلف نہ کرے۔

(۳۳) امام کو چاہئے کہ ہلکی پھلکی نماز پڑھائے۔

(۳۴) مسجد سے اذان ہونے کے بعد بلا عذر شرعی جانا جائز نہیں۔

(۳۵) صف سیدھی کرو اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی رہیں۔

(۳۶) امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرو۔

تعلیمات متعلق زکوۃ و حج اور روزہ:

(۳۷) پہننے کے زیور اور بچے کو دودھ میں بھی زکوۃ لازم ہے۔

(۳۸) حتی الامکان زکوۃ' صدقہ ایسے لوگوں کو پہنچاؤ جو آبرو سے گھروں میں بیٹھے ہیں' پڑوسی اور قریب دار مقدم ہیں۔

(۳۹) غریبوں اور محتاجوں کا خیال رکھو' جو کچھ توفیق ہو ان سے سلوک کرو' سائل کو کچھ ضرور دو' اگر نہ ہو تو نرمی سے جواب دیدو۔

(۴۰) روزے میں زبان اور نگاہ کی بہت حفاظت رکھو اور یوں بھی احتیاط ضروری ہے۔

(۴۱) جس قدر سہولت ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو' جس کو نہ آتا ہو مجبوری ہے۔

(۴۲) دعا خوب مانگا کرو' اگر کام ہونے میں دیر ہو تو تنگ ہو کر چھوڑ و مت۔

(۴۳) جس پر حج فرض ہو دیر نہ کرے۔

تعلیمات متعلق قسم:

(۴۴) بلا ضرورت قسم مت کھاؤ۔

(۴۵) اگر ایسی قسم کھائے کہ فلاں مسلمان سے نہ بولوں گا یا فلاں شخص پر اس قدر ظلم کروں گا ایسی قسم توڑ کر کفارہ دو۔

(۴۶) قسم میں یوں مت کہو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایمان نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو اور مثل اس کے۔

(۴۷) پیرزادگی کا پیشہ مت اختیار کرو کہ واہی تباہی تعویذ گنڈے لکھ دیئے' فال کھول دی' نام نکال دیا' لوگوں کو ٹھگ لیا۔

(۴۸) اگر بلا حرص وطمع حلال مال ملے اسے قبول کرلو۔

تعلیمات متعلق تجارت:

(۴۹) جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جاوے اس کو مت بیچو۔

(۵۰) اگر تجارت کرو تو جھوٹ نہ بولو' اپنی چیز کا عیب مت چھپاؤ' کم مت تولو۔

(۵۱) سود کا لین دین گواہی کچھ مت کرو۔

(۵۲) پھل آنے سے پہلے بہار مت فروخت کرو۔

(۵۳) رہن کی آمدن امانت ہے' اس سے انتفاع جائز نہیں اور انتفاع حاصل کیا تو اس کو اصل قرض میں محسوب کرو۔

(۵۴) چاندی سونے کی خرید اور غلہ کے مبادلہ میں اکثر ناواقفی کی وجہ سے سود لازم آجاتا ہے' اس کے مسائل اچھی طرح علماء سے تحقیق کرلو یا ہماری کتاب ''مسمّی بہ صفائی معاملات'' میں دیکھ لو' اس میں خوب تفصیل ہے۔

(۵۵) بدلے یعنی سلم میں اگر وقت پر وہ چیز وصول نہ ہو تو اصلی روپیہ واپس کرلو' نرخ لگا کر روپیہ لینا حرام ہے۔

(۵۶) خودرو گھاس خواہ تمہاری زمین مملوکہ میں کھڑی ہو اس کو بیچنا درست نہیں نہ اس کی چرائی کے عوض میں بکرا وغیرہ لینا اور نہ کسی کو کاٹنے یا چرانے سے روکنا یہ امور بالکل درست نہیں۔

(۵۷) یہ معاہدہ کرنا کہ بالفعل رہن ہے اور اتنی مدت تک فک الرہن نہ کیا تو بیع ہو جائے گی حرام ہے۔

تعلیمات متعلق معاشرت:

(۵۸) اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو' مہلت دیدو یا جزو یا کل معاف کردو۔

(۵۹) امانت میں بلا اجازت مالک کے کوئی تصرف حلال نہیں' بعینہٖ حفاظت سے اسے رکھتے رہو' خرچ یا استعمال مت کرو۔

(۶۰) دباؤ سے شرما کر جو چندہ وغیرہ لیا جاتا ہے' جائز نہیں' اس کی احتیاط رکھو۔

(۶۱) حلال پیشے کو ذلیل و موجب عار مت سمجھو۔

(۶۲) مزدور کی مزدوری اور نوکر کی تنخواہ بہت جلد ادا کرو۔

(۶۳) ہمارے ہاں جو بڑے گھروں میں غلام لونڈی کہلاتے ہیں یہ شرعاً آزاد ہیں ان سے نوکروں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے اور ان کو زیادہ دبانا یا ایسی لونڈی سے بلا نکاح ہم صحبت ہونا جائز نہیں۔

(۶۴) اولاد میں سے ایک کو زیادہ یا کم یا بالکل نہ دینا گناہ ہے۔

(۶۵) جو کسی کا لینا دینا ہو اپنے پاس لکھ کر یادداشت رکھو۔

(۶۶) نامحرم کو قصداً نہ دیکھنا چاہئے اگر اتفاقاً نظر پڑ جائے فوراً نگاہ ہٹالو۔

(۶۷) نامحرم عورت و مرد کا تنہائی کی جگہ یکجا بیٹھنا گو تعلیم قرآن کے لئے ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔

(۶۸) جب لڑکا لڑکی شادی کے قابل ہوجائے دیر مت کرو' رسموں میں لگ کر دیر کرنا ہرگز جائز نہیں۔

(۶۹) جس جگہ ایک شخص نے بات چیت نکاح کی لگا رکھی ہو جب تک منظوری کی امید ہو دوسری جگہ پیغام دینا جائز نہیں۔

(۷۰) بیوی کو چاہئے کہ اپنے شوہر کی اطاعت و ادب کرے' اس کی بات کو کاٹے نہیں' زبان درازی نہ کرے' اس پر اپنی فضول خرچیوں کا بار نہ ڈالے نہ خرافات کے لئے فرمائش کرے' البتہ کھانا' پینا اور رہنے کا گھر اس کے ذمہ ہے اور بس۔

(۷۱) شوہر کو چاہئے کہ بیوی کی کج خلقی کو برداشت کرے چھوٹی چھوٹی باتوں پر از خود رفتہ نہ ہوجائے اس کی دل جوئی کرتا رہے۔

(۷۲) محض قرائن پر اپنی بیوی یا کسی دوسری نیک بخت سے بدگمان ہونا یا اولاد کی صورت و شباہت سے کسی پر شبہ کرنا حرام ہے اور قوی قرائن موجود ہونے پر چشم پوشی کرنا بے غیرتی ہے۔

(۷۳) بیوی کو درست نہیں کہ اپنی فضول خرچی یا کسی کو دینے یا رسم کو پورا کرنے کے لئے شوہر کا مال چھپا کر بلا اس کی اجازت خرچ کرے۔

(۷۴) جب تک طب میں پورا دخل نہ ہو عطائی یا کتابی نسخوں سے علاج نہ کرو البتہ کسی صادق طبیب کو مشورہ میں شریک کرلو تو مضائقہ نہیں۔

(۷۵) بلاضرورت غلہ چلانا' گولی لگانا ممنوع ہے شاید کسی کو گزند پہنچے۔

(۷۶) اگر دھار والی چیز یا بندوق لے کر مجمع میں سے گزرنے کا اتفاق ہو تو دھار یا نالی اوپر کو رکھے تا کہ کسی کے لگ نہ جائے۔

(۷۷) قصور وار کو خواہ شاگرد ہو یا مرید یا اولاد یا نوکر یا رعیت وحشیانہ سزا دینا جس کی برداشت مشکل ہو نہایت گناہ ہے اور اسی طرح قصور سے زائد سزا دینا خواہ قصور وار برداشت بھی کرلے جائز نہیں۔

(۷۸) کھلا چاقو کسی کے ہاتھ میں دینا جائز نہیں یا تو بند کرکے دو یا زمین پر رکھ دو وہ خود اٹھالے گا۔

(۷۹) پرندوں وغیرہ کے بچے گھونسلوں سے نکالنا اور ان کے ماں باپ کو پریشان کرنا سخت بے رحمی ہے۔

(۸۰) جب تک حالت مقدمہ معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا' دائر کرنا یا اعانت کرنا گناہ ہے۔

(۸۱) جانوں کو آپس میں مت لڑاؤ۔

(۸۲) کتا بلا ضرورت مت پالو۔

(۸۳) سفر میں اپنے رفیقوں کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھو۔

(۸۴) پالے ہوئے جانوروں کے کھلانے پلانے کی خبر رکھو۔

کھانے پینے پہننے کی اسلامی تعلیمات:

(۸۵) مہمان کی مدارت کشادہ پیشانی سے کرو' ایک آدھ وقت بشرط سہولت معمول سے زیادہ ایک آدھ چیز بڑھادو مگر زیادہ تکلف مت کرو کہ موجب تکلیف جانبین ہے۔

(۸۶) پانی تین سانس میں پیا کرو۔

(۸۷) شب کو سب برتن کھانے پینے کے بسم اللہ کر کے ڈھانپ دو اور دروازہ بسم اللہ پڑھ کر کے بند کرو' جلتا چراغ چھوڑ کر مت سویا کرو' لالٹین یا قندیل وغیرہ میں حفاظت سے رہتا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۸۸) جس دوا میں شراب یا کسی اور حرام چیز کی ملاوٹ ہو اس کا استعمال مت کرو نہ کھانے میں نہ لگانے میں البتہ اگر کوئی مرنے ہی لگے اور دوسری دوا مفید نہ ہو تو ایسی لاچاری میں بعض علماء کے نزدیک گنجائش ہے۔

(۸۹) مردوں کو ٹخنے سے نیچے کرتا' قباء' پاجامہ' لنگی پہننا ممنوع ہے' اسی طرح حریر یا زری کپڑا پہننا حرام ہے' البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل' پھول پان پہننا درست ہے اور چھوٹے لڑکوں کو بھی حرام لباس پہنانا درست نہیں۔

(۹۰) لباس میں نہ اس قدر زینت واہتمام ہو کہ انگشت نما ہونے لگے کہ یہ ریا وتکبر ہے اور نہ بالکل میلا گندہ رہے' سادگی وتوسط مناسب ہو۔

(۹۱) دوسری قوم کی وضع کا لباس پہننا ممنوع ہے۔

(۹۲) عورت باریک کپڑا نہ پہنے اسی طرح چھوٹا کپڑا جس سے پورے بدن کا پردہ نہ ہو سکے' ممنوع ہے' کرتا بڑی آستینوں کا' نیفا سے بہت نیچا پہننا چاہئے' پائجامے میں بہت سی کلیاں بے پردگی اور فضول خرچی ہے۔

(۹۳) سیاہ خضاب مت کرو۔

(۹۴) مرد کو کسم اور زعفران کا کپڑا پہننا حرام ہے۔

خلاف شرع امور سے بچنے کی تعلیمات:

(۹۵) تصویر گھر میں نہ رکھو اسی طرح تصویر والی کتاب یا فحش مضامین بھی۔

(۹۶) چوسر' گنجفہ' شطرنج کھیلنا یا کبوتر بازی' گانا' بجانا' جانوروں کو لڑانا یہ سب بے ہودہ حرکتیں ہیں' ان سب سے بچو۔

(۹۷) خلاف شرع تعویز گنڈے شگون ٹونہ ہرگز مت کرو۔

(۹۸) نجوم ورمل اور ہمزاد کا عمل یہ سب باطل ہیں' ہرگز ان میں ملوث نہ ہو نہ کسی رمال وغیرہ سے کوئی بات پوچھو۔

(۹۹) جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے' جیسے گندا دہن' خارش وغیرہ ایسے مریض کو چاہئے کہ حتی الامکان لوگوں سے علیحدہ رہے تا کہ کسی کو ایذا نہ ہو بلکہ نمازیں بھی گھر میں پڑھا کرے۔

اسلامی آداب:

(۱۰۰) اگر وحشتناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار کر اعوذ باللہ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو ان شاء اللہ کچھ ضرر نہ ہوگا۔

(۱۰۱) ہر شخص سے خواب مت کہو۔

(۱۰۲) خواب میں بڑھاؤ مت۔

(۱۰۳) سلام کی جگہ آداب' بندگی وغیرہ الفاظ بدعت ہیں۔ السلام علیکم کہنا چاہئے' جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' جیتے رہو' خوش رہو کافی نہیں۔

(۱۰۴) جو شخص کسی عبادت میں مشغول ہو جیسے تلاوت' درس' دینیات وغیرہ یا جو کسی معصیت جیسے گنجفہ' شطرنج وغیرہ یا کسی حاجت طبعی بشری' جیسے پیشاب پاخانہ ایسے لوگوں کو حالت مذکورہ میں سلام مت کرو۔

(۱۰۵) دوسرے شخص کے گھر میں تو بلا اجازت جانا برا ہی ہے' گو مردانہ گھر ہی کیوں نہ ہو' لیکن اپنے گھر میں بھی بے پکارے نہ جاؤ شاید کوئی پردہ دار موجود ہو۔

(۱۰۶) مصافحہ کرنا بعد نمازوں کے یا عیدین میں یا بعد وعظ کے محض بے اصل ہے اسے ترک کرو۔

(۱۰۷) کچھ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں نہ بیٹھو۔

(۱۰۸) کشادہ پائجامہ پہن کر ایک ٹانگ کھڑی کر کے دوسری ٹانگ اس پر رکھنے سے بے پردگی ہوتی ہے' اس کی احتیاط لازم ہے۔

(۱۰۹) راہ میں کانٹا' پتھر پڑا ہو تو ایک کنارہ کر دو۔

(۱۱۰) راہ میں کسی کا بوجھ گر جاوے ہاتھ لگوا دو اور اپنی کسر شان مت سمجھو۔

آداب مجلس:

(۱۱۱) جب دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ مل کر بات چیت کرنے بیٹھے ہوں' ان کے بیچ میں

بلا اجازت مت بیٹھو۔

(۱۱۲) مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ' یہ نہیں کہ لوگوں کو پھاند کر ممتاز جگہ بیٹھو' مسجد میں ایسا کرنا اور زیادہ بُرا ہے۔

(۱۱۳) کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر مت بیٹھو۔

(۱۱۴) چھینک آوے تو پست آواز سے چھینکو اور منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو۔

(۱۱۵) دوسرا شخص مشورہ لے تو نیک مشورہ دو اور یوں بھی اس کی خیر خواہی کرتے رہو۔

متفرق تعلیمات اخلاق حسنہ:

(۱۱۶) نام ایسا رکھو جس میں نہ فخر ہو نہ بالکل لغو ہو۔

(۱۱۷) زمانہ کو بُرا مت کہو۔

(۱۱۸) بے اصل بات کو نہ سنا کرو نہ کسی سے ذکر کیا کرو۔

(۱۱۹) جو بات کہو اسے سوچ کر کرو کہ کہیں اس میں دینی یا دنیوی خرابی تو نہیں۔

(۱۲۰) غصہ میں فحش الفاظ یا ملعون مردود و بے ایمان مت کہو۔

(۱۲۱) چغلی نہ کھاؤ نہ سنو۔

(۱۲۲) غیبت جھوٹ سے بہت بچو۔

(۱۲۳) سخن پروری مت کیا کرو۔

(۲۱۴) اگر ہنسی سے دوسرا آدمی بُرا مانتا ہو اس سے ہنسی مت کرو۔

(۱۲۵) کوئی بات شیخی تفاخر کی مت کہو نہ دوسروں پر طعن و تشنیع کرو۔

(۱۲۶) ماں باپ کی اطاعت ادب اور خدمت کرو اگر ناحق بھی کچھ کہہ لیں برداشت کرو۔

(۱۲۷) اقارب سے سلوک کرو۔

(۱۲۸) چچا اور بڑے بھائی کو مثل باپ سمجھو۔

(۱۲۹) اولاد کو علم دین سکھاؤ ناجائز نوکریوں کے حاصل کرنے کے لئے انگریزی میں مت پھنساؤ۔

(۱۳۰) پڑوسیوں کو تکلیف مت دو۔

(۱۳۱) دوسرے کی ہمدردی اور کار برآری میں کوشش کرو اس کے عیب کو گاتے مت پھرو' تنگی سختی میں اس کی مدد کرو۔

(۱۳۲) جہاں کل تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔

(۱۳۳) مخلوقات پر رحم و شفقت کرو۔

(۱۳۴) بھوکے ننگے کی خبر گیری کرتے رہو۔

(۱۳۵) جس سے صحبت یا دوستی رکھنا چاہو اس کا عقیدہ اور خیالات تحقیق کر لو ورنہ اثر صحبت سے بگڑ جاؤ گے۔

(۱۳۶) اگر کسی شخص سے رنجش ہو جائے تین دن کے اندر غصہ ختم کر کے اس سے مل جاؤ۔

(۱۳۷) کسی پر بدگمانی مت کرو چھپ کر کسی کی بات مت سنو۔

(۱۳۸) حسد بغض مت کرو' دو شخصوں میں رنجش ہو جائے تو صلح کرا دو۔

(۱۳۹) کوئی شخص قصور معاف کروائے معاف کر دو۔

(۱۴۰) لوگوں کی بدتمیزی پر صبر کرو آپے سے باہر مت ہو جاؤ۔

(۱۴۱) جب گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لو' یہ نہ سمجھو کہ شاید پھر ہو جائے گا' اگر پھر ہو جائے پھر توبہ کر لو۔

(۱۴۲) جو امور تقدیری پیش آویں نہایت استقلال و تحمل سے کام لو' بے صبری و گھبراہٹ سے کیا فائدہ بلکہ بے صبروں کے پاس بھی مت بیٹھو۔

(۱۴۳) جو نعمت ملے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اس پر زبان و دل سے شکر کرو۔

(۱۴۴) نہ خدا سے بے خوف ہو نہ ناامید۔

(۱۴۵) دنیا کی زیادہ محبت دل میں مت رکھو۔

(۱۴۶) یہ یقین رکھو کہ بدون حکم الٰہی کے کچھ نہیں ہو سکتا اور جو کچھ ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے' اس سے تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔

(۱۴۷) دین کے کام میں ہمت بلند رکھو۔

(۱۴۸) جو کام کرو اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو دنیا کی نام آوری کا ہرگز ارادہ مت کرو۔

(۱۴۹) اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ظاہر و باطن پر مطلع سمجھو' اس سے اطاعت کا شوق اور معصیت سے شرم پیدا ہوگی۔

(۱۵۰) حرام خواہش سے نفس کو روکو خواہ خواہش مال ہو یا طعام و لباس کی یا نام آوری کی یا نامحرم سے تعلق رکھنے کی۔

اخلاق ذمیمہ سے بچنے کی تعلیمات:

(۱۵۱) غصہ کو بہت دور رکھو اور کوئی کام غصہ سے مت کرو نہ زبان سے کچھ کہو جس سے غصہ آئے یا تو اس کو ٹال دو یا خود ٹل جاؤ' جب تک کہ طبیعت قرار پر نہ آوے۔

(۱۵۲) کینہ و حسد دل سے نکال دو۔

(۱۵۳) بخل و حرص سے بچو۔

(۱۵۴) اپنے کو کسی سے افضل نہ سمجھو خواہ وہ کیسا ہی ہو خدا جانے کہ اللہ میاں کے علم میں کون کیسا ہے۔

(۱۵۵) جلد بازی مت کرو' جو نیا کام کرنا ہو خواہ وہ دین کا ہو یا دنیا کا خوب سوچ سمجھ کر بلکہ عقلاء

باقی صفحہ ۱۵ پر

صبر کا مقام

مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی

قرآن کریم کی آیات میں صبر اور اہل صبر کا ذکر اتنی کثرت سے ملتا ہے کہ ہر صاحب نظر اس کی روشنی میں صبر کی اہمیت سے واقف ہوسکتا ہے اور یہ سمجھ سکتا ہے کہ صبر دین کا اعلیٰ ترین مقام ہے اور اخلاق عالیہ میں سے ہے' اللہ کے نیکوکار بندوں کے ممتاز ترین اوصاف میں سے ایک وصف صبر بھی ہے' وہ ایمان کا اہم ترین شعبہ اور مضبوط ترین کڑی ہے' اسی لئے قرآن وحدیث میں ہر نوع کی دینی و دنیوی سعادتوں کا سرچشمہ اور ہر خیر و بھلائی کا مرکز و منبع صبر ہی کو قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں صبر کا ذکر اعلیٰ اسلامی روحانی اقدار کے ساتھ آیا ہے' جس سے صبر کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوا جاسکتا ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ نمونے مذکور ہیں:

صبر اور یقین:

فرمایا گیا:

"اور ہم نے ان میں ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔"

(السجدہ:۲۴)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یقین سے مراد ہدایت خداوندی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اصول دین سے متعلق قطعی معلومات ہیں' اور صبر کا مطلب اسی یقین کے تقاضوں پر عمل ہے' یہ یقین ہی رہنمائی کرتا ہے کہ معاصی کا ارتکاب نقصان دہ ضرر رساں اور مہلک ہے اور اطاعت خداوندی ہی نافع' سودمند اور بارآور ہے' اور معاصی سے بچاؤ اور طاعات پر دوام کا راستہ صبر ہی ہے اور صبر خواہش نفس اور تغافل و تکاسل کو دور کرکے دینی تقاضوں پر عمل کا نام ہے' اس لحاظ سے صبر نصف ایمان ہے۔ (احیاء العلوم)

ایمان تصدیق و عمل کے مجموعہ کا نام ہے' اس کا ایک شعبہ تصدیق قلب ہے' جس کی ترجمانی "یقین" کے لفظ سے کی گئی ہے اور دوسرا شعبہ حرکت و عمل ہے' جس کی ترجمانی "صبر" کے لفظ سے ہوری ہے' صبر و یقین میں باہمی ربط کی ایک توجیہ یہ ہے' دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ شیاطین (انس و جن) انسان کے دل پر دو مہلک ہتھیاروں سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ ایک ہتھیار شہوات نفسانیہ کا ہے جو انسان کے عمل و سلوک میں فساد پیدا کرکے اسے بہکا دیتا ہے۔ دوسرا ہتھیار شبہات باطلہ کا ہے' جو انسان کی قوت فکریہ میں فساد پیدا کرکے اسے گمراہ کردیتا ہے' صاحب ایمان کی ذمہ داری ان دونوں ہتھیاروں کو کند کرنے اور اپنے دشمنوں کو زیر کرنے کی ہے' اور اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لئے صبر و یقین کی طاقت ہی کارگر ہوسکتی ہے' صبر خواہشات نفس کے ہتھیار کو کند کرتا ہے اور یقین شکوک و شبہات کے ہتھیار کو ناکارہ کردیتا ہے' اس طرح انسان شہوات شبہات کی یلغار اور ان کے مسموم اثرات سے محفوظ ہوجاتا ہے' معلوم ہوا کہ صبر و یقین کی طاقت سے ہر دشمن کو پچھاڑا جاسکتا ہے' اور قرآنی بیان کے سیاق و سباق سے واضح ہوتا ہے کہ امامت و پیشوائی کی دولت اور اعزاز کا بجا طور پر استحقاق اور اہلیت وہی افراد رکھتے ہیں جو صبر و یقین کے جوہر گراں مایہ سے آراستہ ہوتے ہیں۔

صبر اور شکر:

قرآن کریم میں چار مقامات پر ایک ہی الفاظ میں فرمایا گیا ہے:

"بے شک اس کے (قرآن و تاریخ اقوام کے) اندر بڑی نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔"

(ملاحظہ ہو: سورۂ ابراہیم ۵' سورۂ لقمان ۳۱' سورۂ سبا ۱۹' سورۂ شوریٰ ۳۳)

بعض مفسرین کے بقول "صبار شکور" کی تعبیر مومن کے لئے ہے' اس سے مراد صاحب ایمان ہے' کیونکہ ایمان کے دو حصوں میں ایک صبر اور دوسرا شکر ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول نقل کیا جاتا ہے:

"الایمان نصفان: نصف صبر و نصف شکر" (احیاء العلوم)

ترجمہ: ''ایمان کے دو نصف ہیں:
ایک نصف صبر اور دوسرا نصف شکر ہے۔''

بقول امام غزالی رحمہ اللہ علیہ: ''ایمان کا اطلاق تصدیق قلبی اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے اعمال پر ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایمان کی حقیقت میں قلبی تصدیق اور اعمال و افعال کے بار آور نفسیاتی حالات بھی آتے ہیں پھر انسان کو لاحق ہونے اور پیش آنے والی اشیاء کی ایک قسم تو وہ ہے جو دینوی و اخروی لحاظ سے اس کے لئے مفید ہوتی ہے' جس کے مناسب شکر کی حالت ہوتی ہے' اور دوسری قسم وہ ہے جو ضرر رساں ہوتی ہے' جس کے مناسب صبر کی کیفیت ہوتی ہے۔'' (ایضاً)

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر و شکر کو جمع کیا ہے اور فرمایا ہے: ''مسلمان کا معاملہ بڑا عجیب ہے' اس کے ہر کام میں خیر ہے' اور یہ شرف صرف مسلمان ہی کو میسر ہے' اگر اسے راحت ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ شکر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ صبر اس کے حق میں بہتر ثابت ہوتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

بقول ایک مفسر کے: ''صبر اور شکر دونوں توام ہیں' یہ دونوں بیک وقت مطلوب ہیں' جس کے اندر صبر نہ ہو وہ شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا' اور جس کے اندر شکر نہ ہو وہ صبر نہیں کرسکتا' اور اس دنیا کے دارالامتحان میں ہر قدم پر بندے کا امتحان ان دونوں ہی چیزوں میں ہوتا رہتا ہے' اور اسی امتحان پر اس کی اخروی کامیابی و ناکامی کا انحصار ہے۔'' (تدبر قرآن)

صبر اور توکل:

ارشاد ربانی ہے:

''اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کی ہے ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے' کاش جان لیں وہ مظلوم جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں (کہ کیسا اچھا انجام ان کے لئے مقدر ہے)۔'' (سورۂ نحل)

دوسری جگہ فرمایا گیا:

''کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے جنہوں نے صبر کیا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' (سورۂ عنکبوت)

مزید وارد ہوا ہے:

''وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے' لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بنالیجئے اور جو باتیں لوگ بنا رہے ہیں ان پر صبر کیجئے۔'' (سورۂ مزمل)

ان آیات میں صبر و توکل کو یکجا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی حکمت یہ ہے کہ انسان کی اپنے تمام مقاصد خیر میں کامیابی اور منزل مقصود تک رسائی دو چیزوں کی رہین منت ہوتی ہے۔ ایک کا تعلق اس سے ہوتا ہے جو اس کے بس میں ہوتی ہے یعنی حصول مقصد کے لئے مشقتوں کا تحمل' قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ' جانفشانی' کدوکاوش' عرق ریزی' جدوجہد اور محنت و کوشش' سعی و عمل اور حرکت ورفتار' ظاہر ہے کہ ان امور کے لئے سب سے بنیادی چیز صبر ہے۔ دوسری چیز کا تعلق اس سے ہوتا ہے جو انسان کے دائرہ اختیار واستطاعت سے خارج ہو' یعنی سماوی آفات' قدرتی رکاوٹیں' بیرونی عوامل وحالات' ناگہانی صورت حال' غیر متوقع حوادث' اندازوں کے خلاف امور کا صدور وغیرہ ظاہر ہے کہ ان چیزوں کا مقابلہ اور دفعیہ توکل علی اللہ' بارگاہ ایزدی میں الحاح و زاری' گریہ وفریاد' تضرع و ابتہال' خود سپردگی اور تدبیر خداوندی پر کامل اعتماد و یقین ہی سے ہوسکتا ہے۔

اس لئے فرمایا گیا:

''جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ غالب و حکیم ہے' یعنی اللہ کی پناہ میں آنے والا ذلیل اور اس کی تدبیر پر تکیہ کرنے والا ضائع نہیں ہوسکتا۔'' (الانفال)

سورۂ نحل کی مذکورہ بالا آیت میں ہجرت کی حقیقت واضح کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ صبر و توکل ہجرت کے سفر میں زاد سفر کی حیثیت رکھتے ہیں' راہ ہجرت میں صبر کے معنی ہیں: دین حق کی نعمت بے بہا سے کبھی دست بردار ہونے پر آمادہ نہ ہونا' خواہ اس راہ میں جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے' اور توکل کے معنی ہیں: ہر آن اللہ پر اعتماد اور اس کی نصرت کا کامل یقین' نبوت کے ابتدائی دور میں اہل اسلام پر بڑے سخت حالات آئے اور چوطرفہ فضا مخالف بن گئی۔ ان حالات میں آپ کو اور بالواسطہ پوری امت مسلمہ کو صبر و توکل ہی کی تلقین کی گئی' جیسا کہ سورۂ مزمل کی مذکورہ آیت میں آیا ہے۔

صبر اور نماز:

قرآن میں وارد ہوا ہے:

''مسلمانو! صبر اور نماز (کی معنوی قوتوں) سے سہارا پکڑو' یقین کرلو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''
(سورۂ بقرہ)

دوسری جگہ فرمایا گیا:

''صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد لو لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت ہی کٹھن گزرتا ہے' البتہ

جن لوگوں کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار سے ملنا اور بالآخر اس کے حضور لوٹنا ہے تو ان پر یہ عمل کٹھن نہیں ہوسکتا۔" (سورۂ بقرہ)

مزید ارشاد ہوا ہے:

"اور نماز قائم کیجئے دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر' درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں' یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں اور صبر کیجئے اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔" (سورۂ ھود)

ان آیات میں صبر اور نماز کو یکجا ذکر کرکے یہ واضح فرمادیا گیا ہے کہ انفرادی اصلاح اور اجتماعی فلاح کا راز صرف ان دو چیزوں میں ہے' صبر ایک سلبی کیفیت ہے اور نماز ایک ایجابی عمل ہے' معاصی سے اجتناب اور اوامر کا اتباع صلاح وفلاح کی کلید ہے۔صبر کی حقیقت یہ ہے کہ مصائب وآلام' مشکلات وتکلیف کو برداشت کرنے اور نفسانی خواہشوں پر غالب آنے کی طاقت پیدا ہوجائے' اور نماز کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ذکر وفکر سے روح کو قوت و بالیدگی ملتی رہے۔

صاحب معارف القرآن کے بقول:

"درحقیقت نماز اور تمام عبادات صبر ہی کے جزئیات ہیں' مگر نماز کو جداگانہ بیان اس لئے کردیا کہ تمام عبادات میں سے نماز ایک ایسی عبادت ہے جو صبر کا مکمل نمونہ ہے' کیونکہ نماز کی حالت میں نفس کو عبادت وطاعت پر محبوس بھی کیا جاتا ہے اور تمام معاصی ومکروہات سے بلکہ بہت سے مباحات سے بھی نفس کو بحالت نماز روکا جاتا ہے' اس لئے صبر جس کے معنی نفس کو اپنے قابو میں رکھ کر تمام طاعات کا پیرو اور تمام معاصی سے مجتنب وبیزار بنانا ہے' نماز اس کی ایک عملی تمثیل ہے۔"

صبر اور تسبیح واستغفار:

قرآن میں فرمایا گیا:

"آپ صبر کیجئے' بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے' اور اپنے قصور کے لئے استغفار کیجئے اور صبح وشام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہئے۔" (سورۂ غافر)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

"اے نبی! اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کیجئے اور جب اٹھئے تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئے۔" (الطور)

ان دونوں آیات میں صبر کے ساتھ استغفار و تسبیح کا حکم آیا ہے' تسبیح کے عموم میں نماز بھی شامل ہے۔ واضح کردیا گیا ہے کہ صبر واستقامت کے حصول کی تدبیر یہی ہے کہ مسلسل اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی اللہ سے مانگتے رہا جائے اور تسبیح و تحمید کے کام میں مشغول رہا جائے۔حصول صبر کے لئے وسیلہ ظفر تسبیح واستغفار ہے۔

صبر اور جہاد:

قرآن میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

"اور ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں۔" (سورۂ محمد)

دوسری آیت یہ ہے:

"جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب وہ ستائے گئے تو انہوں نے گھربار چھوڑ دیئے' پھر جہاد کیا اور صبر سے کام لیا' ان کے لئے یقیناً آپ رب غفور رحیم ہے۔" (سورۂ نحل)

احادیث میں جہاد کو "ذروۃ سنام الاسلام" (اسلام کی بلندی) قرار دیا گیا۔ جہاد بہت ہی کٹھن کام ہے اور اس کے راستہ کی دشواریوں اور اذیتوں کو انگیز کرنا اور قربانیاں پیش کرنا اور اپنے موقف حق پر اٹل رہنا ہی صبر ہے' اس لحاظ سے جہاد اور صبر میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

صبر اور اعمال صالحہ:

ارشاد قرآنی ہے:

"بجز ان لوگوں کے جو صبر کرنے والے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں' یہی لوگ تو ہیں جن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے۔" (سورۂ ھود)

اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو آزمائشوں اور مصائب میں مایوس ودل شکستہ ہونے کے بجائے رحمت ربانی کی امید پر مطمئن وصابر رہتے ہیں' اور فضل ونعمت الٰہی سے نوازے جانے پر اکڑ اور غرور کے بجائے شکر گزار ہوکر عمل صالح کرتے ہیں۔ مصائب وآلام ان کی صفت صبر کو مستحکم بناتے ہیں اور انعامات وعطیات ان کے لئے شکر اور اعمال صالحہ کی راہ ہموار کرتے ہیں' قرآن کے بیان کے مطابق ایسے لوگ انسانیت کا گل سرسبد ہیں اور اللہ کی مغفرت واجر کے اولین مستحق ہیں۔

ملحوظ رہے کہ اعمال صالحہ صبر کے بغیر انجام ہی نہیں دیئے جاسکتے' عمل صالح کے لئے ہر مرحلہ میں

صبر درکار ہے۔ عمل سے پہلے اخلاص نیت اور ریا ونمود کے شائبہ سے حفاظت‘ عمل کے وقت صحیح طریقہ شرعی کی افراط وتفریط سے بچ کر اتباع‘ عمل کے بعد عجب و تکبر کی لعنت سے بچ کر عمل صالح کو برباد کرنے سے محفوظ رکھنا یہ سب صبر کے ذیل میں داخل ہے۔ اس لحاظ سے صبر اور عمل صالح لازم وملزوم ہیں۔

صبر اور تقویٰ:

قرآنی فرمان ہے:

”اگر تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔“ (آل عمران:۱۸۶)

دوسرے مقام پر ذکر ہے:

”اگر تم صبر سے کام لو اور اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو تو ان کی کوئی تدبیر تمہارے خلاف کارگر نہیں ہو سکتی۔“ (سورۂ آل عمران:۱۲۰)

تیسری آیت ہے:

”حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اور صبر سے کام لے تو اللہ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔“ (سورۂ یوسف:۹۰)

چوتھی آیت ہے:

”اے ایمان والو! صبر کرو‘ باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ‘ حق کی خدمت کے لئے کمربستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو امید کہ فلاح پاؤ گے۔“ (سورۂ آل عمران:۲۰۰)

قرآن کریم نے اہل ایمان کو ہر نوع کے مصائب اور پریشانیوں سے دور رکھنے کے لئے صبر و تقویٰ کا مفید اور موثر ترین علاج اور طریقہ بتایا ہے۔

سورۂ آل عمران کی آیت: ۱۲۵ میں امداد غیبی کا وعدہ صبر وتقویٰ ہی کی شرطوں پر موقوف ہے۔ سورۂ یوسف کی مذکورہ آیت میں فلاح وکامیابی کو صبر وتقویٰ ہی کے ساتھ مربوط بتایا جارہا ہے۔ سورۂ آل عمران کی آخری آیت مذکورہ میں بھی بقول مولانا آزاد ”پیروان دعوت قرآن کے لئے دستور العمل یہ ہے کہ صبر کریں‘ راہ عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جائیں اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہیں‘ اگر انہوں نے ایسا کیا تو کامیابی انہیں کے لئے ہے۔“ (ترجمان القرآن)

اسی آیت کے ذیل میں مفسر دریابادی کا نوٹ ملاحظہ ہو:

آیت میں جامع و مانع ہدایت فلاح ساری امت کے لئے آگئی‘ کیا انفرادی وشخصی اور کیا اجتماعی وملی اصبروا: یعنی جو مصیبتیں راہ حق میں از خود پیش آئیں‘ ان پر صبر کئے جاؤ‘ خواہ اس صبر کا تعلق مشقت وتعب عبادات سے ہو‘ خواہ نفس کی مرغوب ومحبوب خواہشوں کے ضبط سے صابروا: یعنی خارجی دشمنوں اور اپنے اندرونی دشمن (نفس) دونوں سے مقابلہ کے لئے مستعد رہو‘ مرابطہ کے معنی دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کے ہیں...... صبر یا مصابرہ یا مرابطہ سب کا اصلی مصدر اور آخری ماخذ تقویٰ الٰہی ہے۔ آخر میں اسی کی تاکید ہے اور اسی کا نتیجہ دنیا وعقبیٰ میں فلاح ہے۔ (تفسیر ماجدی)

علامہ ابو طالب مکی رحمہ اللہ کے بقول:

”تقویٰ و صبر دونوں باہم مربوط ہیں‘ اور ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں‘ تقویٰ جس کا مقام ہوتا ہے صبر اس کا حال ہوتا ہے‘ تقویٰ چونکہ تمام مقامات میں سب سے اعلیٰ ہے‘ اس لئے متقی ہی اللہ کی بارگاہ میں سب سے باعزت وافضل ہوتا ہے۔ لہٰذا صبر سب سے افضل حالت قرار پائے گا۔“ (قوت القلوب)

حاصل یہ ہے کہ صبر وتقویٰ کے مختصر الفاظ میں امت کی تمام تنظیمی جدوجہد اور مشغولیت شامل ہے اور یہی دشمن سے محفوظ رہنے کا بہترین حربہ وذریعہ بھی ہے۔

صبر اور حق:

سورۂ عصر میں وارد ہوا ہے:

”زمانے کی قسم! انسان درحقیقت خسارے میں ہے‘ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔“

اس آیت میں دنیوی واخروی خسارے سے نجات کے لئے چار امور بیان کئے گئے ہیں۔ ایمان‘ عمل صالح‘ ایک دوسرے کے حق کی تلقین (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین۔

تواصی بالصبر کو تواصی بالحق کے ساتھ ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ راہ حق اور دعوت حق میں بے حد تکالیف آتی ہیں‘ متعدد اڑچنیں اور رکاوٹیں سد راہ ہوتی ہیں‘ اور منزل تک پہنچنا بے حد دشوار ہوتا ہے۔ اس راہ میں ہر قدم اور ہر موڑ پر خار ہی خار ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تک طبیعت میں صابرانہ کیفیت راسخ نہیں ہوگی دعوت حق کا کام مکمل نہ ہوگا‘ گویا تواصی بالحق کے لئے تواصی بالصبر کامیابی کی کلیدی شرط کے درجہ میں ہے۔

اسلوب قرآنی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صبر صرف دعوت دین کی شرط کے طور پر مطلوب نہیں ہے بلکہ یہ مستقلاً ہر شعبۂ زندگی میں مطلوب ومحمود ہے۔ اسی لئے صبر سے پہلے قرآن میں ”تواصوا“ کا لفظ دوبارہ لایا گیا ہے۔

یہی مضمون دوسری آیت میں اس طرح آیا ہے:

''حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، نیکی کا حکم دو، بدی سے روکو، مصیبت پر صبر کرو، یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔''

بقول امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: ''انسان کو ایمان وعمل صالح سے روکنے والی عادت دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک شبہات، دوسرے شہوات، تو آیت مذکورہ میں وصیت حق سے مراد شبہات کو دور کرنا اور وصیت صبر سے مراد شہوات کو چھوڑنے کی ہدایت کرنا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وصیت حق سے مراد دوسرے مسلمانوں کی علمی اصلاح ہے اور وصیت صبر سے مراد عملی اصلاح ہے۔'' (معارف القرآن)

مولانا فراہیؒ لکھتے ہیں: ''حق تمام بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور صبر تمام برائیوں کے دروازے بند کرتا ہے، حق اصل محبوب ومطلوب ہے اور صبر اس کے لئے جوش طلب اور سرگرمی ہے، دو لفظوں ''حق اور صبر'' کے اندر تمام سعادتیں اور بھلائیاں کس خوبی واختصار کے ساتھ جمع ہوگئی ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کس قدر گہرا اور وسیع تعلق ہے۔'' (تدبر قرآن)

صبر اور رحمت:

فرمایا گیا:

''پھر یہ کہ ان لوگوں میں سے ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور ترحم (ترک ظلم) کی تلقین کی۔'' (سورۃ البلد)

سورۃ میں اس سے پہلے یہ بیان آیا ہے کہ کسی غلام کو آزاد کرنا، کسی مسکین ومحتاج اور غریب رشتہ دار کو کھانا کھلانا اور مدد کرنا اعمال صالحہ میں بنیادی طور پر شامل ہے۔ اس کے بعد یہاں بتایا جارہا ہے کہ ایمان سب سے بنیادی چیز ہے، اور ایمان کے بعد دوسری ذمہ داری ہر مسلمان کی یہ ہے کہ وہ خود بھی صبر اور ترک ظلم کا خوگر بنے اور صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں کو اس کی فہمائش اور تاکید وتلقین کرے یہی دنیوی و اخروی فلاح ونجات کی اساس ہے۔

سورۃ میں پہلے اعمال صالحہ پھر صبر ورحمت کے ذکر میں حکمت یہ ہے کہ نیکی کے کام عام طور پر خواہشات نفس کے خلاف ہوتے ہیں، اسی وجہ سے ان کی انجام دہی میں نفس کو کچلنا اور دبانا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے جو صبر وعزیمت کی خصلت رکھتا ہو، جن میں یہ وصف صبر نہ ہو ان کو اس کی تلقین کی جانی بھی ضروری ہے۔

صبر کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ مذکورہ تفصیل سے کیا جاسکتا ہے۔ ایمان ویقین، شکر وسپاس، توکل و اعتماد، تسبیح ونماز، استغفار وجہاد، اعمال صالحہ، تقویٰ وخدا ترسی، حق ورحمت سب کے ساتھ صبر کو جوڑا گیا ہے، اس طرح یہ واضح کردیا گیا ہے کہ مومن کی پوری زندگی صبر کی زندگی ہے اور ایمان کی راہ میں ہر قدم پر صبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ تمام عبادات کی انجام دہی میں صبر لازمی ہے۔ احکام الٰہیہ کی تعمیل میں صبر ضروری ہے۔ معاصی ومحرمات سے بچاؤ صبر کے بغیر ناممکن ہے۔ پاکیزہ اخلاق کو اپنانے کے لئے صبر کی حاجت ہے۔ گناہوں کی ترغیبات اور شیطانی تحریصات کا مقابلہ صبر ہی سے ہوسکتا ہے۔ غرضیکہ ہر مرحلۂ حیات میں صبر بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور چونکہ صبر اختیار کرنا دلوں پر گراں اور پُر مشقت معلوم ہوتا ہے، اس لئے قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ دوسروں کو صبر کی ہدایت اور تلقین کی جائے تاکہ صبر کی روشنی سے سب ہی منور اور اس کی خوشبو سے سب ہی معطر ہوسکیں۔

☆☆......☆☆

بقیہ: تعلیم الطالب

سے مشورہ کرکے کرو۔

(۱۵۶) خود رائی سے ہمیشہ بچو۔

(۱۵۷) بری صحبت سے ہمیشہ بچو۔

(۱۵۸) علماء وفضلاء کی صحبت میں گاہ بگاہ حاضر ہوتے رہو۔

(۱۵۹) عورتوں کی لڑائی اور لڑکوں کی صحبت سے بچو۔

(۱۶۰) یہ کتابیں اپنے پاس رکھو اور دیکھا کرو: مالابد منہ (فارسی کی اردو) پندنامہ (شیخ فرید عطار)، کیمائے سعادت یا اس کا اردو ترجمہ، اکسیر ہدایت، گلزار ابراہیم، جہاد اکبر اور تعلیم الدین۔

(۱۶۱) سوتے وقت اپنے دن بھر کے عملوں کو یاد کرو اور دن بھر جو امور خلاف شرع ہوئے ہوں ان پر خوب تضرع وزاری سے توبہ کرو اور اگلے دن ان امور کا خیال رکھو ان دو رباعیوں کو اکثر اوقات پیش نظر اور دستور العمل رکھو:

رباعی:

گر چاہے تو اپنے دل کو ہو آئینہ
دس چیز سے خالی کرلے اپنا سینہ
حرص وامل وغضب ودروغ وغیبت
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

رباعی:

جو چاہے کہ ہو منزل قربت میں مقیم
نو چیز کرے اپنے نفس کو تعلیم
صبر و شکر قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

(۱۶۳) اور باوجود کوشش عبادت کے مغرور نہ ہو بلکہ ہمیشہ اپنے عجز وقصور ہی کا اقرار کرتا رہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے توفیق کا طالب رہے۔

☆☆

امیر شریعت

سیّدعطاءاللہ شاہ بخاری

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جن کا نام ان کے ننھیال والوں نے شرف الدین احمد رکھا تھا' ۲۲/ستمبر ۱۸۹۲ء کو ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سید ضیأ الدین تھا جو بھارتی صوبہ بہار کے شہر پٹنہ میں پشمینہ کا کاروبار کرتے تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ آپ نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ ابتدائی تعلیم کے لئے گھریلو ماحول بہت سازگار ثابت ہوا۔

آپ کو فن تجوید و قرأت پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ آپ سے قرآن مجید کی تلاوت سنتے وقت سامعین پر رقت طاری ہوجاتی تھی۔ کئی غیر مسلم آپ کی قرأت سن کر مسلمان ہوگئے تھے۔ شعروادب کا ذوق شاد عظیم آبادی سے حاصل کیا۔ قرأت کا فن قاری محمد عمر عاصم سے سیکھا۔ دینی علوم امرتسر میں مفتی علامہ مصطفیٰ قاسمی سے حاصل کرکے صرف ونحو اور فقہ کی تعلیم مکمل کی۔

خطابت کا فن خداداد تھا' جس میں اس قدر عروج حاصل کیا کہ کئی کئی گھنٹے لگاتار سامعین ان کی تقریریں سنتے ہوئے نہ تھکتے تھے اور مجمع پر سکوت طاری ہوجاتا تھا۔

روحانی تربیت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے حاصل کی۔ خلافت و اجازت حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے حاصل ہوئی۔ گجرات کے قریب موضع ناگڑیاں میں اپنے ہی خاندان میں شادی ہوئی۔

آپ نے سماجی برائیوں کو معاشرے سے دور کرنے کے لئے گھر گھر جاکر تبلیغ کی اور لوگوں کو توہمات پرستی اور ہندوانہ رسموں سے چھٹکارا دلایا۔

بابوشفقت قریشی سہام

رولٹ ایکٹ کے خلاف جب پورے ہندوستان میں تحریک چلنی شروع ہوئی تو اس سلسلہ میں نکالے گئے جلوس پر انگریزوں نے گولی چلادی جس سے چھ افراد ہلاک ہوگئے۔ آپ نے ان میں سے مسلمان شہداء کو خود غسل دے کر کفن دفن کا انتظام کیا اور ان کی نماز جنازہ بھی خود پڑھائی' ان کے اس فعل سے ہندوستانی مسلمان ان کے گرویدہ ہوگئے۔

سیف الدین کچلو کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر جلیانوالہ باغ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جنرل ڈائر نے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلادی جس سے ۵۰۰ افراد ہلاک اور ڈیڑھ ہزار کے قریب شدید زخمی ہوئے۔ اس خونی واقعہ سے شاہ صاحب نے بے حد اثر قبول کیا اور اس کے بعد باقاعدگی سے سیاسی جلسوں میں شرکت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

تحریک خلافت میں آپ کی شرکت اور پہلی تقریر کو مولانا محمد علی جوہر نے بے حد سراہا۔ ملک بھر میں خلافت کمیٹیاں قائم کیں اور ترکی کے خلیفہ کے ساتھ ہندوستانیوں کی ہمدردیوں میں بے حد اضافہ ہوا۔ عورتوں نے زیور بیچ کر خلافت کمیٹیوں کے چندے جمع کرائے۔

حکومت برطانیہ کو آپ کی مقبولیت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ گجرات کے ڈپٹی کمشنر نے کھلے الفاظ میں حکومت پر واضح کردیا تھا کہ ان کی گرفتاری سے ملک میں ہنگامے شروع ہوجائیں گے' کیونکہ انہوں نے لوگوں کے دلوں پر جادو کررکھا ہے۔

شاہ صاحب کی پہلی گرفتاری تیس برس کی عمر میں ہوئی اور آپ کو تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔ آپ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میری آنکھوں کے سامنے انگریز ہندوستان خالی کردیں۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی حیات میں ہی انگریزوں نے ہندوستان کو آزاد کردیا۔

امیر شریعتؒ ایک درویش صفت انسان

تھے۔ ان کے جوش اور ولولے نے انگریز حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی تھیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے شدھی تحریک شروع کی گئی' کسی کو ہندو بنانے کے لئے اسے گائے کا پیشاب اور گوبر' دودھ' دہی اور مکھن میں ملا کر کھلایا جاتا تھا' اس تحریک کا آغاز آریہ سماج نے کیا تھا۔

شدھی کی طرح سنگھٹن بھی ہندو مہاسبھا کا منصوبہ تھا' جس کا اصل قائد مونجے تھا۔ ہندوؤں کو احساس دلا کر بھڑکایا جاتا تھا کہ مسلمان' ہندوؤں کے لئے شدید خطرہ ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کو منظم کرنے کے لئے مختلف ادارے کھول کر ان کو عسکری تربیت دینا شروع کردی گئی۔ اس تنظیم نے آگے چل کر تقسیم کے وقت مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔

شاہ صاحب نے ان تحریکوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ آپ بھی ان علمائے کرام میں شامل تھے جنہوں نے ہندوؤں کی کتابوں کے ذریعہ ان کے مذہب کا باطل ہونا ثابت کر کے انہیں لاجواب کردیا۔

راج پال نامی شاتم رسول نے ایک کتاب ''رنگیلا رسول'' شائع کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی' جس کے خلاف ہندوستان کے طول و عرض میں احتجاج شروع ہوگیا۔ مقدمے میں اس کو سزا ہوگئی' مگر ہائی کورٹ کے سکھ جسٹس نے اسے بری کردیا۔

شاہ صاحب نے بیرون دہلی دروازہ لاہور میں اس سلسلہ میں منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں سامعین کو مخاطب کر کے اپنے خاص انداز میں کہا: وہ دیکھو! حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن فرمارہی ہیں کہ مسلمانو! تمہارے سامنے آقائے دو جہاں کی توہین کی جارہی ہے اور تم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہو۔ یہ سنتے ہی مجمع میں سے اٹھ کر غازی علم الدین نے راجپال کا کام تمام کردیا اور اس تقریر کے جرم میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اس موقع پر چلنے والی دوسری تحریکوں میں حصہ لے کر آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا۔

آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو جھٹلایا اور مرزائیت کے خلاف سینہ سپر ہو کر ختم نبوت کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں آپ کی جدوجہد کا بہت حصہ ہے۔ آپ ایک ایسے سپاہی اور مجاہد تھے جو ہر وقت سر پر کفن باندھے رہتا ہو۔

جنوری ۱۹۶۱ء میں شاہ صاحب پر فالج کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ سے چند ماہ تک قدرے افاقہ رہا۔ مگر دوسری دفعہ فالج کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا اور آپ ۲۱/ اگست ۱۹۶۱ء کو اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے مولانا عطاء المنعم نے پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آپ کو ملتان میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ نے اپنی پوری زندگی دینی اور سماجی خدمات کے لئے قربانیاں دیتے ہوئے گزاری۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو نہ صرف دینی بلکہ سیاسی طور پر بھی بیدار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

آپ ایک ہی وقت میں مجاہد' غازی' دینی اور سیاسی رہنما تھے۔ اس عقیدے پر سختی سے کاربند تھے کہ زندگی اور موت دونوں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

وہ امت مسلمہ کی ترقی کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہے اور مشکل سے مشکل وقت میں بھی اپنے مقصد کو نہ بھلایا اور وہ اس میں بے حد مخلص تھے' بے باکی ان کا شعار تھا' اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے' اقتدار کی ہوس چھو کر نہ گزری تھی۔

منفرد ذوق عمل اور زور بیان رکھتے تھے' لب پر توحید باری تعالیٰ اور دل عشق مصطفیٰ سے لبریز تھا۔ عظمت و تقدیس رسالتؐ کے خطیب تھے۔ ان کے قدموں میں کبھی کسی موقع پر لغزش نہ آئی' دین حق کی سربلندی اور عظمت کے لئے زندگی وقف کر رکھی تھی۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

قسط اوّل

قادیانی نظریات

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اپنے نظریات کی ترویج کے لئے قادیانی حضرات، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا نام پیش کیا کرتے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم امام ربانی کے چند جواہر پارے، قادیانی صاحبان کی نذر کرتے ہیں، دعا ہے کہ یہ ان کے لئے سرمۂ چشم بصیرت ثابت ہوں اور وہ ان کی روشنی میں اپنے عقائد و نظریات کی اصلاح کرلیں۔ و اللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ۔

علاماتِ قیامت:

چونکہ قادیانی عقائد ''علامات قیامت'' سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، اس لئے تمہید کے طور پر پہلے علاماتِ قیامت کے بارے میں اسلامی عقیدہ حضرت امام ربانی رحمہ اللہ سے سنئے، فرماتے ہیں:

''علامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ و علیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات ازاں خبر دادہ است حق است احتمال تخلف ندارد، مثل طلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و نزول حضرت روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و خروج دجال و ظہور یاجوج و ماجوج و خروج دابۃ الارض و دخانے کہ از آسمان پیدا شود تمام مردم را فروگیرد و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند اے پروردگار ایں عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان مے آریم، و آخر علامت آتش ست کہ از عدن برخیزد۔''

ترجمہ:..... ''علامات قیامت، جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے حق ہیں، تخلف کا احتمال نہیں رکھتیں، مثلاً: آفتاب کا خلاف عادت مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا، دجال کا نکلنا، یاجوج و ماجوج کا ظاہر ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا اور وہ دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا، تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اور سخت مصیبت برپا کردے گا، لوگ بے چین ہوکر دعا کریں گے کہ: اے اللہ! یہ عذاب ہم سے ہٹالے ہم ایمان لاتے ہیں، اور آخری علامت وہ آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔''

علاماتِ مہدیؒ:

امام مہدیؒ کون ہیں؟ ان کی علامات وصفات کیا ہیں؟ ان کے زمانہ کے سیاسی و معاشی حالات کیا ہوں گے؟ وہ کیا کارنامے انجام دیں گے؟ کتنی مدت تک رہیں گے؟ ان کا مولد و مدفن کہاں ہوگا؟ یہ تمام امور احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیے ہیں، حضرت مجددؒ، فرقہ مہدویہ (جو سید محمد جونپوری کو امام مہدی مانتا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جماعہ از نادانی گمان کنند شخصے را کہ دعویٔ مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است، پس بزعم ایشان مہدی گزشتہ وفوت شدہ، نشان مید ہند کہ قبرش در فرہ است، در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ است تکذیب ایں طائفہ است، چہ آنسرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است در احادیث کہ در حق آں شخص کہ معتقد ایشانست آں علامات مفقود اند۔''

ترجمہ:..... ''ایک گروہ نادانی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں، جس نے ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا، یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مہدی موعود تھا، پس ان لوگوں کے خیال میں مہدی گزر چکا اور فوت

ہو چکا ہے، اور بتاتے ہیں کہ اس کی قبر ''فرہ'' (آپ اس جگہ ''قادیان'' سمجھ لیجئے) میں ہے۔ صحیح احادیث سے جو شہرت بلکہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں' اس گروہ کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں مہدی کی مخصوص علامات بیان فرمائی ہیں' اور یہ لوگ جس شخص کو مہدی سمجھتے ہیں' اس میں یہ علامات مفقود ہیں۔''

اسی سلسلہ میں امام مہدیؑ کی علامات کے بارے میں چند احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات درآں شخص میت بودہ است یا نہ و علامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام۔ شیخ ابن حجرؒ رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بہ دویست علامت میکشد۔ نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعے درضلالت مانند۔ ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔''

(دفتر دوم مکتوب:۶۷)

ترجمہ:...... ''بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ یہ علامات اس مرے ہوئے شخص میں موجود تھیں یا نہیں؟ ان کے علاوہ اور بہت سی علامات مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے مہدی منتظر کی علامات میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے' جس میں تقریباً دوسو علامات جمع کردی ہیں۔ انتہائی جہالت ہے کہ مہدی موعود کا معاملہ اس قدر واضح ہونے کے باوجود ایک جماعت وادیٔ ضلالت میں بھٹک رہی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔''

حضرت مجدد رحمہ اللہ کی اپیل پر توجہ کرتے ہوئے مرزائی صاحبان بنظر انصاف تین باتوں پر غور فرمائیں:

اوّل:...... امام مہدیؑ کی تقریباً دوصد علامات میں سے کیا ایک علامت بھی ''قادیانی مہدی'' میں پائی گئی؟

دوم:...... امام مہدیؑ سے متعلق احادیث کو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ''متواتر'' فرماتے ہیں' اور مرزا صاحب سب کو ضعیف' موضوع اور غلط بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب کے انکار کا سبب کہیں یہ تو نہیں تھا کہ چونکہ ان پر کوئی حدیث بھی صادق نہیں آتی تھی' اس لئے انہوں نے متواتر احادیث کا انکار کردینے میں ہی خیریت سمجھی؟

سوم:...... جب مرزا صاحب کے نظریہ کے مطابق اسلام میں مہدی کا افسانہ ہی معاذ اللہ! غلط ہے' اور اس سلسلہ کی تمام احادیث متواترہ خدانخواستہ من گھڑت ہیں' تو خود مرزا صاحب کے ''امام مہدی'' ہونے کا افسانہ بھی پادر ہوا تو ثابت نہیں ہوتا؟

مقصد عرض کرنے کا یہ ہے کہ اگر امام مہدی سے متعلق احادیث صحیح ہیں تو بسم اللہ! آیئے اور ایک ایک علامت مرزا صاحب کے سراپا سے ملا کر فیصلہ کرلیجئے کہ وہ واقعی ''امام مہدی'' تھے یا نہیں؟ اور اگر مہدی کا افسانہ ہی غلط ہے تو مرزا صاحب آخر کس منطق سے ''مہدی'' بن گئے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر:

امت اسلامیہ بالاجماع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع جسمانی کی قائل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی ''محمد'' اور ''احمد'' کے نکات بیان کرتے ہوئے حضرت امام ربانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''واحمد اسم دویم آنسرور ست علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سماوات بآں اسم معروف است، چنانچہ گفتہ اند ازینجا تواند بود کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سماوات گشتہ است بشارت قدوم آنسرور باسم احمد دادہ است۔''

(دفتر سوم مکتوب:۹۴)

ترجمہ:...... ''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا اسم گرامی ''احمد'' ہے' آسمان والوں میں آپؐ اسی نام سے معروف ہیں' جیسا کہ علماء نے کہا ہے۔ اسی بنا پر یہ ہوسکا کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ (رفع جسمانی کے بعد) آسمان کے رہنے والوں میں شمار ہونے لگے' اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت اسم ''احمد'' کے ساتھ دی۔

(قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ ''اسمہ احمد'' کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے آنے کی بشارت ہے' اناللہ وانا الیہ راجعون!)

(جاری ہے)

☆☆..............☆☆

دنیا کی بے ثباتی

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقلمند انسان دنیا سے قدر ضرورت پر کفایت کرتا ہے' اور جمع کرنے میں مشغول نہیں ہوتا' بلکہ اعمال آخرت میں لگتا ہے' اس لئے کہ آخرت قیام گاہ ہے' نعمتوں کا گھر ہے' اور دنیا دار فنا ہے' دھوکہ اور فتنہ میں ڈالنے والی ہے۔

دنیا کی ہوا:

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم اور حوا علیہما السلام کو زمین پر اتارا اور انہوں نے جنت کی ہوا سے محروم ہونے کے بعد دنیا کی ہوا سونگھی تو اس کی بدبو کی وجہ سے چالیس روز بے ہوش رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

''اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو دائمی گھر (آخرت) کی تصدیق کرکے پھر بھی دھوکے والے گھر یعنی دنیا کے لئے عمل کرتا ہے۔''

آخرت کی رغبت دلانے والی حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ آپ کی خدمت عالیہ میں ایک نورانی شکل کا آدمی حاضر ہوا' بہترین بال اور عمدہ رنگ اور سفید لباس میں ملبوس تھا' اس نے السلام علیک یا رسول اللہ! کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ سے جواب دیا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا نیند کی حالت کا خواب' ہاں مگر اس میں لگنے والے لوگ جزا و سزا پائیں گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آخرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ابدیت اور دوام جہاں ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا' عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ دنیا کا بدل ہے' اسے چھوڑنے والے کو وہاں ابدی نعمتیں ملیں گی۔ عرض کیا تو جہنم کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ بھی دنیا کا بدل ہے' جو اس کی طلب میں رہا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' عرض کیا تو اس امت کے بہترین لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اطاعت خداوندی میں بہترین عمل کرتے ہیں۔ عرض کیا تو اس دنیا میں قیام کس قدر ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر کوئی قافلہ سے بچھڑا ہوا کہیں ٹھہر لیتا ہے' عرض کیا: دنیا اور آخرت کے مابین فصل کتنا ہے؟ ارشاد ہوا: پلک جھپکنے کی مقدار۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں کہ وہ شخص ان سوالات کے بعد اٹھ کر چل دیا اور غائب ہوگیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین تھے' اس لئے آئے تھے کہ تمہیں آخرت کی رغبت اور دنیا کی بے رغبتی دلائیں۔

حضرت خلیل علیہ السلام کے اخلاقِ ثلاثہ:

کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا: آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس سبب سے خلیل بنایا؟ فرمایا: تین باتوں کی وجہ سے' پہلے یہ کہ جب بھی مجھے دو باتوں میں اختیار ملا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا والی بات کو دوسری پر ترجیح دی' دوسری یہ کہ میں نے اپنے رزق کے بارے میں کبھی اہتمام و فکر نہیں کیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت لے رکھی ہے' تیسری یہ کہ میں نے صبح ہو یا شام کبھی مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھایا۔

دل کی حیات:

بعض حکماء کا قول ہے کہ دل کی حیات چار چیزوں میں ہے: علم' رضا' قناعت اور زہد۔ علم کی بدولت رضا کا درجہ ملتا ہے' اور رضا سے قناعت حاصل ہوتی ہے اور قناعت زہد تک پہنچاتی ہے' اور زہد دنیا کی نگاہوں میں بے وقعت ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ زہد تین چیزوں کا نام ہے' اول دنیا کی معرفت اور اس کے پیچھے نہ لگنا' دوسرے مولیٰ کی خدمت اور ادب کی رعایت کرنا' تیسرے آخرت کا شوق اور اس کے لئے طلب اور محنت کرنا۔

حکمت آسمان سے قلب میں اترتی ہے:

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکمت آسمان سے قلوب میں اترتی ہے' اور ایسے قلب میں نہیں ٹھہرتی' جس میں چار خصلتیں ہوں۔ اول دنیا کی

طرف میلان' دوسرے کل کی فکر' تیسرے بھائیوں سے حسد' چوتھے جاہ و شرافت کی محبت۔ انہی یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا مقولہ ہے کہ کامیاب عاقل وہ شخص ہے جو تین کام کرے: اول یہ کہ اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑے یہ اس کو چھوڑ دے' دوسرے قبر میں جانے سے پہلے اس کی تیاری کرے' تیسرے اپنے خالق کو اس کے ملنے سے پہلے راضی کر لے۔

جنت کی طلب اور دوزخ سے بچنے کے لئے چھ باتیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چھ باتیں اختیار کرے اس نے جنت کی طلب میں اور دوزخ سے بھاگنے میں کمی نہیں چھوڑی:

۱:...... جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی اور اس کی اطاعت اختیار کی۔

۲:...... جس نے شیطان کو پہچانا اور اس کی نافرمانی اختیار کی۔

۳:...... جس نے حق کو پہچانا اور اسے قبول کیا۔

۴:...... جس نے باطل کو پہچانا اور اس سے بچاؤ اختیار کیا۔

۵:...... جس نے دنیا کو پہچانا اور اسے چھوڑ دیا۔

۶:...... جس نے آخرت کو پہچانا اور اس کی طلب میں لگ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! چار خصلتیں شقاوت و بدبختی سے شمار ہوتی ہیں:

۱:...... آنکھوں کا خشک ہونا۔

۲:...... دل کا سخت ہونا۔

۳:...... دنیا کی محبت۔

۴:...... امیدوں کا طویل ہونا۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی شمار ہوتی تو کافر کو اس سے پانی کا گھونٹ بھی نصیب نہ ہوتا۔

دنیا کی بے ثباتی کی مثالیں:

۱:...... حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منہ اندھیرے تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ایک قبیلہ کے گوبیرے کے قریب پڑھی' جہاں پر ان کا کوڑا کرکٹ پڑتا تھا' ایک بکری کا بچہ دیکھا' جس کی کھال میں کیڑے پڑ رہے ہیں' اس کی طرف دیکھتے ہوئے آپ نے اونٹنی کو روک لیا' لوگ بھی رک گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارا یہی خیال ہے کہ اس قبیلہ والوں کو اپنے اس بکری کے بچہ کی حاجت نہیں اور یہ ان کی نگاہ میں کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ عرض کیا گیا: جی ہاں! یہی خیال ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ بے قیمت ہے۔

۲:...... ایک حدیث شریف میں ہے کہ دنیا مومن کا جیل خانہ ہے' اور قبر اس کا قلعہ اور جنت اس کا ٹھکانہ ہے' اور دنیا کافر کی جنت ہے اور قبر اس کی جیل ہے' اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے' فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ کے اس ارشاد کا مطلب کہ دنیا مومن کا جیل خانہ ہے' یہ ہے کہ مومن دنیا میں خواہ کتنا ناز و نعمت اور خوشحالی میں ہو' مگر اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے مقابلہ میں جو اسے جنت میں ملنے والی ہیں' ایسا ہی ہے جیسے کوئی جیل میں ہوتا ہے' کیونکہ مومن کو وفات کے وقت جنت کا منظر پیش کیا جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اعزاز و اکرام میں جو کچھ تیار کر رکھا ہے اسے دیکھ کر وہ یہی محسوس کرتا ہے کہ آج تک تو جیل خانہ میں ہی رہا اور کافر کو موت کے وقت دوزخ کا منظر دکھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور وہ سزائیں جو اس کے لئے تیار ہیں' دیکھتا ہے تو یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ آج تک وہ جنت ہی میں رہا' پس عقلمند انسان جیل خانہ میں کبھی خوشی محسوس نہیں کرتا' اور نہ ہی وہاں پر کسی راحت کی تمنا کرتا ہے۔ لہٰذا عاقل کو چاہئے کہ دنیا میں نظر دوڑائے' اس کے بارے میں بیان کردہ مثالوں میں غور و فکر کرے کہ اس کی مثالیں خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمائی ہیں اور حکماء نے بھی اس کی بہت سی مثالیں ذکر کی ہیں' اور اشیاء مثالوں کے ذریعہ خوب واضح ہو جاتی ہیں۔

۳:...... اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے جو ہر کہنے والے سے بلند و بالا ہے:

"دنیا کی زندگی کی حالت تو بس ایسی ہے' جیسے ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا' پھر اس پانی سے زمین کو نباتات جس کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں' خوب گنجان ہو کر بڑھی' یہاں تک کہ جب زمین نے خوب اپنی رونق حاصل کر لی اور وہ خوب آراستہ ہو گئی اور زمین کے مالکوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ اس کھیتی پر پوری دسترس رکھتے ہیں تو اسی حال میں رات کو یا دن کو اس کھیتی پر ناگہاں ہمارا فرمان عذاب پہنچ گیا' پھر ہم نے اس پیداوار کو کاٹ کر ایسا کر دیا' گویا کل وہاں کچھ اگا ہی نہ تھا' ہم اسی طرح اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کیا کرتے ہیں۔"

(سورۂ یونس)

فائدہ:

خلاصہ یہ کہ جس طرح سرسبز اور لہلہاتی کھیتی

آفت ارضی یا سماوی سے تباہ ہو جاتی ہے' اسی طرح بہار پر آئی زندگی کو موت ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہے' بس دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

۴:......ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی شام کے علاقہ سے خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زمین کے متعلق حالات دریافت کئے' اس شخص نے وہاں کی زرخیزی اور سرسبزی کا خوب ذکر کیا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا کہ تم لوگ کیسے اوقات بسر کرتے ہو؟ کہنے لگا: خوب قسم قسم کے کھانے بناتے اور کھاتے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ کیا ہوتے ہیں؟ کہنے لگا وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ بول و براز بن جاتے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا: بس دنیا کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔

۵:......یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا رب العالمین کا کھیت ہے اور لوگ اس کی کھیتی ہیں اور موت درانتی ہے' اور ملک الموت کاٹنے والا ہے' قبر اس کی کہائی کی جگہ ہے اور قیامت فصل کا ڈھیر لگانے کی جگہ ہے اور جنت و دوزخ ان کی خواہشات کا ٹھکانہ ہے' ایک فریق جنت میں اور ایک دوزخ میں ہوگا۔ حکیم لقمان رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! دنیا ایک گہرا سمندر ہے' جس میں بہت سے لوگ غرق ہو چکے ہیں' لہٰذا اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو اپنی کشتی بنالے۔

۶:......کسی شاعر کا قول ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سمجھدار بندے جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور فتنوں سے ڈر گئے' اس میں نگاہ دوڑائی اور جب یقین کرلیا کہ یہ کسی زندہ شخص کا وطن نہیں ہے تو انہوں نے اسے گہرا پانی قرار دیا اور نیک اعمال کی کشتیاں اس میں چلائیں۔ اے انسان! تو انہی اعمال صالحہ میں تیری وہ متاع ہے' جسے تو ان کشتیوں میں لادے ہوئے ہے' اور ان کی حرص تیرا نقع ہے' اور زمانہ بمنزلہ موجوں کے ہے اور توکل ان کا سائبان ہے اور کتاب اللہ رہنما ہے اور نفس کو خواہشات سے روکنا ان کی رسیاں ہیں اور موت ان کا ساحل ہے' قیامت ان کے لئے تجارتی منڈی کی طرح ہے' جہاں پر مال لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مالک ہیں۔

دنیا غبار کی شکل ہے:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ دنیا قیامت کے دن اس طرح لائی جائے گی کہ وہ اپنی زیب و زینت میں تبلتی ہوئی آئے گی اور عرض کرے گی کہ اے اللہ! تو مجھے اپنے بہترین بندوں کا ٹھکانہ بنادے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں تجھے ان کے لئے پسند نہیں کرتا تو بالکل لایعنی ہے' جا بکھرا ہوا غبار بن جا' چنانچہ وہ بکھرا ہوا غبار بن جائے گی۔

☆☆......☆☆

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا ارشاد:

☆......اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا' کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ESTD 1880
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۸ھ تک کیلئے ہے
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
سنارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

حکمت و نصیحت

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے حق سبحانہ وتعالیٰ پر دلائل دیکھنے شروع کئے' توریت کے ذرات سے بھی بڑھ کر پائے اور ان میں سے عجیب ترین یہ دلیل دیکھی کہ انسان کبھی ایسی چیز کو چھپاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دیتے ہیں خواہ کچھ وقت گزرنے کے بعد ہی ہو اور اس کو لوگوں کی زبان پر عام کر دیتے ہیں تو ان تمام گناہوں کا بدلہ اور جواب ہوتا ہے جو اس نے چھپائے ہوئے تھے اور یہ اس لئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہاں غلطیوں اور کوتاہیوں پر کوئی پکڑنے والا موجود ہے۔

اس کی تقدیر اور قدرت کے آگے کوئی حجاب پردہ نفع نہیں دیتا' اور نہ ہی اس کے ہاں کوئی عمل ضائع ہوتا ہے' ایسے ہی ایک انسان اپنی طاعت کو چھپاتا ہے اور وہ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دی جاتی ہے اور لوگ اس کا تذکرہ کرنے لگتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ لوگوں کے علم میں اس کا کوئی گناہ ہوتا ہی نہیں اور وہ اس کا ذکر محاسن کے ساتھ ہی کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کوئی رب ہے جو کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا اور یہ کہ لوگوں کے قلب اس کے لئے ہیں کہ وہ اشخاص کے حالات جان کر ان سے محبت کریں یا برا مان کر ان کی مذمت کریں یا ان کی مدح کریں' اس تعلق کی بنا پر جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہے' وہی اس کو ہر کام کے لئے کافی ہے اور مخلوق کے درمیان ناحق تعلقات استوار کرنے لگتا ہے تو اس کا مقصود برعکس ہو جاتا ہے اور اس کے مداح لوگ مذمت کرنے لگتے ہیں۔

میں نے زمین اور اس کے باشندوں کو گہری نظر سے دیکھا تو اس کی ویرانی اور خرابی کو آبادی اور رونق سے بڑھ کر دیکھا' پھر اس کی آبادی میں کفار کو اکثریت پر غالب پایا اور زمین میں اہل سلام کو کفار کی نسبت سے بہت کم دیکھا' پھر مسلمانوں میں غور کیا تو ان کی اکثریت میں کسب معاش کا رازق کے تصور اور اس کی یاد پر غلبہ دیکھا اور یہ کہ وہ اس علم سے ہٹ چکے ہیں جو اس کی ذات وصفات کا تصور دلاتا ہے چنانچہ سلطان وقت اپنے امرونہی میں اور عارضی لذات میں منہمک ہے' اس کی اغراض کے پانی بہہ رہے ہیں' جس پر کبھی شکر نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ملاقات کرنے والا اسے پند ونصیحت کرتا ہے' بلکہ اس کی مدح وثناء کرتے ہیں' جس سے ہوائے نفس مزید قوت پکڑتی ہے مناسب تو یہ ہے کہ امراض کا مقابلہ ان کی اضداد کے ساتھ کیا جائے جیسا کہ عمر بن مہاجر کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ جب تو دیکھے کہ میں حق سے ہٹ رہا ہوں تو میرے کپڑوں سے پکڑ کر مجھے جھنجوڑا کرو اور زبان سے حق کہا کرو کہ عمر تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ہمارے عیوب ہمارے پاس لاتا ہے (بتاتا ہے) غرض تمام مخلوق سے زیادہ محتاج وعظ ونصیحت کا خود بادشاہ ہے' رہے اس کے لشکری اور فوجی تو ان میں سے اکثر خواہشات کے نشہ میں اور دنیا کی زینت میں مست ہیں اور جہالت اور عدم علم نے اس میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے' اب کسی گناہ سے انہیں کوئی کوفت نہیں ہوتی ریشم پہننے اور شراب پینے سے انہیں ذرا جھجک نہیں ہے حتیٰ کہ بعض یوں بھی کہتے ہیں کہ فوجی کیا کرے؟ کیا سوتی لباس پہن لے اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنی اشیاء ضرور یہ غلط طریقوں سے حاصل کرتے ہیں ظلم ان کی طبیعت ثانیہ بن گیا ہے' جنگل کے جھونپڑوں اور دیہاتوں کے رہنے والے جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں غلیظ ونجس جگہوں میں بیٹھنا اور نماز کی پرواہ تک نہ کرنا' ان میں عام ہو چکا ہے' عورتیں نماز پڑھتی ہیں تو بیٹھ کر پڑھتی ہیں' تجارت پیشہ لوگوں کو دیکھا تو لالچ اور حرص ان پر غالب آ چکا ہے' حتیٰ کہ مال کمانے کی کوئی شکل ان کو چاہئے خواہ کسی ہی ہو' اور سود ان کے معاملہ میں گھسا ہوا ہے' کسی کو پرواہ نہیں کہ دنیا ان کے پاس کدھر سے آ رہی ہے' کیونکر آ رہی ہے' زکوٰۃ کے باب میں بالکل غافل ہیں' نہ بھی دیں تو ذرا وحشت گھبراہٹ نہیں پاتے الا ماشاء اللہ۔

پھر ارباب معاملات کو دیکھا تو ان کے ہاں

لین دین میں دھوکہ اور فریب عام ہے تو لنے میں کمی اور نقصان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں' میں نے عام لوگوں میں دیکھا کہ جس کا کوئی بیٹا ہے تو وہ کسب معاش کے لئے ان معاملات میں اسے مشغول کر دیتا ہے اور واجبات تو کیا مناسب طور طریقہ سے بھی اسے آگاہ نہیں کرتا۔

عورتیں دیکھیں تو دین میں گویا صفر ہیں' جہالت میں غرق ہیں' آخرت کی کسی بات کی انہیں خبر ہی نہیں الا ماشاء اللہ' یہ سب کچھ دیکھ کر میری زبان پر بے ساختہ جاری ہوا: عجیب حال ہے' اللہ کی اطاعت اور اس کی مغفرت کے لئے آخر کون رہ گیا؟ پھر میں نے علماء میں نظر دوڑائی متعلمین اور عباد و زہاد میں چنانچہ اکثر عابد و زاہد حضرات کو دیکھا کہ علم کے بغیر ہی عبادت و ریاضت میں لگے ہوئے ہیں' اپنی تعظیم سے خوش ہوتے ہیں اور دست بوسی سے اور مریدین کی کثرت سے حتی کہ ان میں سے کسی ایک کو مجبوراً اپنی ضرورت کے لئے بازار جانا پڑے تو نہیں جاتا اور کسر شان سمجھتا ہے پھر انہیں رہبانیت کا رتبہ یہاں تک پہنچا دیتا ہے کہ وہ مریض کا حال دیکھنے نہیں جاتے جنازہ میں شامل نہیں ہوتے الا یہ کہ ان کی نگاہ میں کوئی بڑا آدمی ہو' اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کی ملاقات کو آتے جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو بعض کی ملاقات میں بھی بخل کرتے ہیں۔

الغرض صوفی و راہب قسم کے لوگ بتوں جیسے ہیں' جن کی غیر شعوری طور پر عبادت ہو رہی ہے اور انہیں سے بعض اپنے جہل کے باوجود فتویٰ بھی دینے لگتے ہیں تاکہ ان کا مقام صدارت قائم رہے اور پھر یہ لوگ علماء کو "دنیاوی" کا عیب بھی لگاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ مذموم دنیا وہ ہے' جس میں یہ خود غرق ہیں' نہ کہ مباح چیزوں کا استعمال پھر میں نے علماء اور متعلمین میں غور کیا اور بہت تھوڑے متعلمین ایسے دیکھے جن میں شرافت و عظمت کے نشان پائے گئے' کیونکہ عظمت و شرافت کی علامت وہ علم ہے جو بغرض عمل حاصل کیا جائے اور ان میں اکثر ایسے ہیں جو اپنے علم کو کسب کا ذریعہ بناتے ہیں تاکہ ذاتی ضروریات پورا کر سکیں یا شہر کے قاضی بن جائیں یا کم از کم اپنے ہم عصروں میں امتیازی شان حاصل کر لیں' پھر میں نے علماء میں غور کیا تو اکثر و بیشتر ایسے حضرات دیکھے جو خواہشات کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور اس کے اشاروں پر چلتے ہیں' جس بات سے علم روکتا ہے اسے ترجیح دیتے ہیں' جس چیز سے علم منع کرتا ہے اسی پر لپکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کام کے کرنے کا ذوق ہی نہیں رکھتے پوری توجہ محض لفاظی اور قول پر ہے تاہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ روئے زمین کو ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہونے دیتے جو اس کے لئے دلیل و برہان کہلاتے ہیں' علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق پہچانتے ہیں' اس کے خوف و خشیت سے متصف ہوتے ہیں' یہی لوگ دنیا کے لئے عمود اور قطب کہلاتے ہیں' ان میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا قائم مقام پیدا کر دیتے ہیں' بلکہ بسا اوقات اپنی زندگی ہی میں وہ ایسے لوگوں کو اپنی آنکھوں میں دیکھ لیتے ہیں جو ہر موقع پر ان کے نائب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ روئے زمین پر موجود رہتے ہیں' کبھی ناپید نہیں ہوتے یہی امت میں بمنزلہ نبی کے ہوتے ہیں اور یہ مذکورہ لوگ اصول کے پابند حدود کے نگہبان ہوتے ہیں گو بعض مرتبہ علم کے اعلیٰ درجہ پر اور معاملات میں نمایاں نہیں ہوتے لیکن ہر پہلو میں کمال رکھنے والے لوگ اقل قلیل ہیں دور دور زمانے تک ان کا وجود خال خال ملتا ہے۔

میں نے تمام اسلاف کو بغور دیکھا اور ارادہ کیا کہ ان میں سے ایسے حضرات کا انتخاب کروں جو علم میں لگے تو مجتہد کہلائے اور عمل کے میدان میں اترے تو اہل عبادت کے لئے مقتداء اور پیشوا بنے جن میں تین حضرات امتیازی مقام رکھتے ہیں:

(۱) الحسنؒ البصریؒ (۲) سفیانؒ الثوریؒ (۳) احمدؒ بن حنبل میں نے ان میں سے ہر ایک کے حالات پر ایک ایک مستقل کتاب لکھی ہے اور بعض نے ان تینوں کے ساتھ چوتھے حضرت سعید بن المسیبؒ کو بھی شامل کیا ہے' جس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں' یوں تو اسلاف میں بڑے بڑے بزرگ و سادات گزرے ہیں' مگر ان میں اکثر ایسے ہیں کہ ایک فن کا غلبہ ہوا تو دوسرے میں کمی آ گئی' چنانچہ انہیں میں سے بعض پر علم غالب رہا اور بعض پر عمل گو سب کے سب ایسے تھے کہ انہیں علم کا بھی وافر حصہ ملا تھا اور معرفت و معاملات کا بھی ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کی بھی کمی نہیں' مگر اولیت کی فضیلت انہی کو حاصل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو ایسی باتوں پر مطلع فرمایا تھا جو موسیٰ علیہ السلام سے مخفی تھیں' پس اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرپور ہیں اور اس کی عطا کسی ایک کے لئے مختص نہیں' میرے پاس علامہ ابن عقیل کی یہ بات نقل کی گئی کہ وہ اپنے بارے میں فرمایا کرتے تھے: کتنے لوگ ہیں جو عجب و خود پسندی میں مبتلا ہوتے ہیں' مگر جب کسی دوسرے کی خوبی اور کمال سامنے آتا ہے تو اپنے کو حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور کتنے بعد میں آنے والے ہیں جو پہلوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

☆☆......☆☆

خبروں پر ایک نظر

مرزائی' اسلام کا مقدس نام استعمال کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں

مانسہرہ (نامہ نگار) مرزا قادیانی نے اسلام سے بغاوت کر کے نیا کیمپ لگایا' اسلام کو مٹانے کے لئے انگریز نے قادیانیت کا پودا لگایا تھا' اس کی آبیاری انگریز اب بھی کر رہے ہیں۔ مرزائی' اسلام کا مقدس نام استعمال کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے برطانیہ سے آئے ہوئے طلباء کے ایک وفد سے اپنی رہائش گاہ پر گفتگو کرتے ہوئے کیا' انہوں نے کہا کہ قیامت کے دن ایک طرف رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پرچم بلند ہوگا' جس کے نیچے چمکتے ہوئے چہرے والے مسلمان جمع ہوں گے اور دوسری طرف رسوائیوں کا طوق گلے میں ڈال کر مرزا قادیانی دوزخ کی طرف روانہ ہوگا' انہوں نے کہا کہ دیار غیر میں نوجوانوں اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ تعلیمات اسلامی اور عقیدۂ ختم نبوت لوگوں کو سمجھائیں اور اپنی آخرت بنائیں۔ دریں اثنا جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ میں نماز جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کی وجہ سے مسلمان اتحاد واتفاق کی برکت سے محروم ہوئے اور آج تک سکھ نصیب نہیں ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر چالیس دن مدینہ پاک میں پانی بند رکھا گیا' ان کے ساتھ توہین آمیز برتاؤ کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی رہے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرشتے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ پاک میں ۱۸/ ذوالحجہ جمعہ کے دن شہید کر دیا گیا' ان کے جسد خاکی کی توہین کی گئی' حضرت عثمان تاریخ اسلام کے مظلوم ترین انسان ہیں' پوری کائنات میں آسمان کے نیچے یہ خوش نصیب انسان ہیں' جن کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں آئیں ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے شہید ہوئے' قیامت کے دن قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا ہر دور قربانی سے رنگین ہے۔

قادیانیت ایک جھوٹا ہے: نومسلمہ

میر پور خاص (نامہ نگار) قادیانیت ایک جھوٹا مذہب ہے' اسلام سے قادیانیت کا کوئی تعلق نہیں' ان خیالات کا اظہار قادیانیت سے تائب ہونے والی نو مسلمہ الحتین بنت شریف احمد کھوکھر نے قبول اسلام کے بعد بیان میں کیا۔ نفیس نگر قادیانی اسٹیٹ ضلع میر پور خاص سے تعلق رکھنے والے الحتین بنت شریف احمد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور ناظم اعلیٰ مولانا حفیظ الرحمن فیض کے ہاتھ پر گزشتہ دنوں اسلام قبول کیا اور پھر فیملی کورٹ کی اجازت سے موصوفہ کا نکاح منظور احمد ولد ہاشم جونیجو سے مولانا حفیظ الرحمن فیض نے مدینہ مسجد میں پڑھایا۔

علی پور چٹھہ میں دو روزہ تبلیغی پروگرام

علی پور چٹھہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰/ نومبر اور یکم دسمبر کو دو روزہ تبلیغی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا ذوالفقار احمد طارق نے مختلف مساجد میں بیان فرمائی۔ ۳۰/ نومبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر مسجد فاروق اعظم' بعد نماز عصر مسجد نذر الاسلام' بعد نماز مغرب مسجد امیر حمزہؓ بعد نماز عشاء مسجد عائشہ صدیقہ' مورخہ یکم دسمبر بروز جمعہ بعد نماز فجر مسجد قادریہ میں بیانات ہوئے' خطبہ جمعہ جامع مسجد عمرؓ جامعہ انوار الاسلام عمر ٹاؤن میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے مولانا ذوالفقار احمد طارق نے کہا کہ اللہ رب العزت نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قرآن مجید متعدد مقامات پر ذکر فرمایا ہے' جس کی تفصیل تفاسیر کی کتب میں موجود ہے' اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کا ذکر احادیث متواترہ میں بیان فرمایا ہے اور ساتھ ہی جھوٹے دجال مدعیان نبوت کے بارے میں خبردار بھی فرمایا ہے بلکہ ان جھوٹے نبیوں کو جہنم واصل کروا کر قیامت تک آنے والے ہر کذاب کا علاج بھی بتلا دیا ہے' پہلے خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پہلے حکم کے مطابق نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کرنے کے لئے ایک لشکر روانہ کیا' جس میں

شامل بارہ سو حفاظ قرآن صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش فرما کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا' جس سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مقام واضح ہو جاتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے اور ہمیں اس بنیاد کی حفاظت کے لئے ہر دم تیار اور ہوشیار رہنا ہوگا' انہوں نے کہا کہ گزشتہ صدی کے شروع میں انگریزوں نے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور جہاد کے خوف سے اپنے ایک لعین غلام مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا اور اس سے جہاد کے خلاف فتویٰ لیا' مگر علماء امت نے اس فتنہ کو بروقت پہچانا اور ایک سو سال کی بے شمار قربانیوں کے بعد بالآخر پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' مگر موجودہ حکومت جو کہ قادیانیوں کی آلہ کار ہے اور قادیانیت نوازی میں سبقت لے جا رہی ہے اور اندرون خانہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین کو بدلنے کی کوشش کر رہی ہے' جس کے لئے ہمیں ابھی سے بیدار ہونا پڑے گا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تابناک تاریخ کو دہرانے کا عزم کرنا ہوگا تا کہ ہم اپنے ایمان اور عقیدہ پر ڈاکا ڈالنے والے قادیانی گروہ کا راستہ روک سکیں۔ انشاء اللہ مجلس ایسے کسی بھی غیر شرعی اور اسلام دشمن قانون کو نافذ نہیں ہونے دے گی۔ مولانا کے بیانات سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت' فضیلت اور ذمہ داری سے عوام کو بہت آگاہی ہوئی۔ حکومت کی طرف سے مجلس کے لٹریچر پر یکطرفہ پابندی کی وجہ سے عوام نے لٹریچر میں بہت دلچسپی لی اور مجلس کے کارکنوں نے لٹریچر ہر شخص تک پہنچایا' بیانات میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ انشاء اللہ مقامی جماعت آئندہ بھی ایسے تبلیغی اور دعوتی پروگرام کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ عیدالاضحیٰ کے بعد نوجوان طلبہ کے لئے ایک تربیتی پروگرام کا شیڈول طے کیا جائے گا۔ دو روزہ تبلیغی پروگرام کی کامیابی میں خصوصاً مولانا حافظ افضال الحق کھٹانہ' مولانا حق نواز' مولانا شاہد ندیم' مولانا الیاس مظہری اور قاری رحمت اللہ نے بہت تعاون فرمایا۔ مقامی ذمہ داران محمد عرفان مہر' محمود الحق کھٹانہ' محمد خالد لون' محمد شاہد ملک اور حافظ جاوید مغل نے تربیتی پروگرام کو کامیاب کرانے پر تمام علماء کرام اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔

قادیانیوں کی بعض سرگرمیوں کا کامیاب سدباب

احمد نگر (پ ر) احمد نگر میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں آئے دن بڑھ رہی تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر دینی اسٹیج پر قادیانیوں کے خلاف احتجاج کرتی تھی۔ مولانا غلام مصطفیٰ مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکثر احمد نگر میں جمعہ کے اجتماع میں وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ اس سلسلہ میں اجلاس و علاقہ میں قرارداد دیں اور انتظامیہ کو درخواستوں دیں کہ قادیانی بااثر ہونے کی وجہ سے احمد نگر کے مسلمانوں کو دبانے کی کوشش میں رہتے تھے' اسی سلسلہ میں جامع مسجد بلال احمد نگر میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا' جس میں علاقہ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی' اس میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے موثر آواز اٹھائی جائے' اجلاس میں طے ہوا کہ چنیوٹ مدرسہ مشتاق القرآن میں بھی اسی طرز کا اجلاس ہونا چاہئے' اس کے بعد دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں تحصیل بھر کے علماء کا کنونشن منعقد کیا جائے' جس کی میزبانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ہوگی۔ اگر مطالبات پورے نہ ہوئے تو چلو چلو احمد نگر چلو کی کال دی جائے گی۔ احمد نگر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی جائے' لیکن کانفرنس سے پہلے ہی چناب نگر کی انتظامیہ نے علماء کرام کو مذاکرات کی دعوت دی کہ آپ کے مطالبات مان لئے جائیں تو آپ اپنے پروگرام ختم کر دیں' اس سلسلہ میں ڈی ایس پی چناب نگر' ایس ایچ او چناب نگر و دیگر افسران سے تین دن تک خطیب چناب نگر و عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا مصطفیٰ' مولانا اللہ یار' قاری محمد یامین اور ملک محمد خلیل احمد بھی مذاکرات میں شامل تھے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے انتظامیہ سے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ قادیانیوں کے حوالے سے ہمارے تین مطالبات فوری تسلیم کئے جائیں: (۱) لاؤڈ اسپیکر عبادت گاہ سے اتارے جائیں' (۲) نئی عبادت گاہ کو فوری ختم کیا جائے' (۳) وال چاکنگ کو فوری ختم کیا جائے۔ انتظامیہ نے یہ مطالبات مان لئے اور اس پر فوری عمل درآمد بھی کرادیا' یوم تشکر کے طور پر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

کالونی چناب نگر میں انتظامیہ اور علماء کرام کا شکریہ ادا کیا' اور عہد کیا کہ آئندہ کسی بھی جگہ قادیانیوں نے غیر قانونی حرکت کی تو اس کا سدباب کیا جائے گا' دریں اثنا چناب نگر کے نواح میں موضع ٹھٹھ چندو کلاں تقریباً ۲۰ کلومیٹر چناب نگر سے دور ہے' ۲۶/دسمبر ۲۰۰۶ء کو وہاں ایک قادیانی عورت مرگئی' قادیانی مردہ عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے بضد تھے' چناب نگر سے بھی قادیانی غنڈے وہاں پہنچ گئے کہ ہر صورت اس مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے' اس موضع میں ہم حصہ دار ہیں' وہاں کے مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ کو اطلاع دی تو مولانا نے ڈی ایس پی چناب نگر' ایس ایچ او لالیاں اسپیشل برانچ اور دیگر علماء کو اطلاع کی' لالیاں پولیس اسپیشل برانچ کے اہلکار وہاں پہنچ گئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ بھی موقع پر پہنچ گئے' وہاں کے مسلمانوں کو جمع کیا' وہاں کے قادیانی نواز مرزائیوں کے رشتہ دار آدھے قادیانیوں کے ساتھ ہوگئے' باقی کل کے مسلمان اور ان کے قریبی رشتہ دار مولانا کے ساتھ تھے۔ ۲۵/دسمبر کو قادیانی عورت مری' دو دن اسی چکر میں پڑی رہی کہ ہر صورت یہاں دفن ہوگی۔ قادیانی اور قادیانی نوازوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں قبر کھودلی اور مولانا کو دھمکیاں دیں' لیکن مولانا غلام مصطفیٰ اور وہاں کے مسلمان اپنی بات پر پکے رہے کہ اس کو یہاں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ آخرکار دوسرے دن قادیانیوں نے اپنی شکست مان کر اپنی ملکیتی زمین میں قادیانی مردہ کو دفن کردیا' یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانوں کی کامیابی ہے کہ موضع ٹھٹھ چندو میں قادیانیوں کا قبرستان مسلمانوں سے علیحدہ ہوگیا۔ آخر میں چناب نگر اور چنیوٹ کے علماء کرام بھی موقع پر پہنچ گئے' جنہیں مولانا غلام مصطفیٰ نے اطلاع کی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم تحفظ ناموس رسالت کا کام کریں

گمبٹ (رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ کے مبلغ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی نے گزشتہ دنوں اندرون سندھ ضلع نوشیرو فیروز' گوٹھ رب رکھیو' سونگی' بھریا سٹی' مورو' کوٹ لالو' پڈعیدن' باندھی محبت دیرو گوٹھ' مالانی' دوڑ وغیرہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ مولانا نے اپنے دورے کے دوران جن اجتماعات سے خطاب کیا' ان میں مدرسہ نورالہدیٰ کچھپر وروڈ مورو جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ مورو جامع مسجد صدیقہ نوشیرو فیروز' مدرسہ جامعہ قاسم العلوم کوٹ لالو' جامع مسجد فاروقیہ دوڑ مدرسہ عزیزیہ باندھی قابل ذکر ہیں۔ مولانا نے جامعات کے اساتذہ اور مہتممین سے بھی ملاقات کی' اس کے علاوہ محبت دیرو گوٹھ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اوّلین فرض ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم تحفظ ناموس رسالت کا کام کریں اور جاں نثارانِ ختم نبوت میں اپنا نام لکھوائیں۔ مولانا نے کہا کہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ جن علاقوں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں' ان کا سختی سے نوٹس لے تاکہ وہاں فلاح و بہبود کے نام پر مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ پر ڈاکا زنی کرنے والی قادیانی این جی اوز اپنے مذموم و مخصوص مقاصد حاصل نہ کرسکیں۔ مولانا کا یہ تبلیغی دورہ اللہ کے فضل وکرم سے انتہائی کامیاب رہا۔

قادیانی اڈا پی ۵۰۹ چوک وڑائچ اور ڈبلیو بلاک مدینہ ٹاؤن کو سیل کیا جائے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ خیابان کالونی نمبر۲ اور مدینہ ٹاؤن میں قادیانی غیرمسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے امتناع قادیانیت آرڈی ننس مجریہ ۸۴ء اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور غیرقانونی تبلیغی مرکز قادیانی اڈا پی ۵۰۹ چوک وڑائچ اور ڈبلیو بلاک مدینہ ٹاؤن کو بند کرکے سیل کیا جائے' انہوں نے کہا کہ سن ۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۱ء میں خیابان کالونی نمبر۲ میں قادیانی غیرمسلموں کی غیرقانونی اشتعال انگیز تبلیغی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی تھیں جس پر علاقہ بھر میں قادیانیوں کی غیرقانونی سرگرمیاں روکنے کیلئے کئی مرتبہ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی تھیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر ۲۰۰۱ء میں علاقہ مجسٹریٹ اور دہشت گردی سینٹر کے انچارج نوید یونس انسپکٹر نے غیرقانونی قادیانی تبلیغی سینٹر پی ۵۰۹ کو سیل کردیا تھا' جس کو اب پھر قادیانیوں نے سیل توڑ کر دوبارہ اڈا چلانا شروع کردیا ہے۔ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر میں ریٹائر ہونے والے موجودہ پرنسپل حاجی مقبول احمد کی جگہ کسی ماہر تعلیم مسلمان کو تعینات کیا جائے' ہماری اطلاع کے مطابق کسی غیرمسلم قادیانی کو کالج ہذا میں پرنسپل کی ریٹائرمنٹ کا نوٹیفکیشن جاری ہوگیا ہے' جس کے مطابق وہ ۱۴/اگست ۲۰۰۷ء کو پرنسپل کے عہدہ سے ریٹائر ہوجائیں گے' کچھ عرصہ قبل موجودہ پرنسپل چھٹی پر برطانیہ گئے تھے' ان کی عدم موجودگی میں محکمہ تعلیم نے ایک غیرمسلم قادیانی کو قائم مقام پرنسپل مقرر کیا' جس کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا' جس کے بعد ایک مسلمان لیکچرار کو قائم مقام پرنسپل تعینات کیا گیا' چونکہ چناب نگر اہم حساس شہر ہے' اس لئے کسی غیرمسلم قادیانی کو پرنسپل نہیں لگایا جاسکتا۔

عالمی مجلس
تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت سے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختمِ نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ